

ہشت سالہ رپورٹ

آل انڈیا بجٹناگر ایکارکٹ

پاس کرن

کمٹی کارکن کالیستہ صد سبھاہند

نیرصدارت

عالی جناب علی القاب فخر قوم محسن برادری جناب ابوج بھوشن لال

پٹی پوٹھاسٹر جنرل پٹنہ (بہار) و پٹی پٹنہ کالیستہ بجٹناگر صد سبھاہند اور

اجلاس پنجم آل انڈیا بجٹناگر کانفرنس لکھنؤ

منعقدہ ۲۵ لغایت ۲۷ ستمبر ۱۹۳۱ء

مرتبہ

جگموسن لال دھنیہ و اس پٹی پٹنہ کالیستہ سبھا پٹنہ نیشنل سکریٹری آل انڈیا بجٹناگر ایکارکٹ



# اغراض و مقاصد آل انڈیا بھٹنا گراہکارک فنڈ

- (۱) مستحق طلبہ قوم کی تعلیم و تربیت کا انتظام۔
- (۲) مستحق بیوگان و در ماندگان قوم کی امداد۔
- (۳) ممالک غیر میں حصول علم و ہنر کیلئے عطا روظائف یا یکمشت زرقدر کی امداد (الشہر و اپنی امداد)
- (۴) معمولی استعداد و قابلیت کے لڑکوں کو صنعت و حرفت کے کاموں کے سیکھنے کا شوق دلانا اور ان کی تکمیل تعلیم میں سہولت بہم پہنچانا اور امداد دینا۔
- (۵) ترویج پیشہ تجارت۔

## رسالہ بھٹنا گراہکار سنجھل مراد آباد

زیر ادارت

بالجے پرکاش اے۔ بی۔ ایل ایل بی کیل و منیو پل کشر سنجھل

نہ صرف بھٹنا گرو فرقہ کا بلکہ کل کالستھ برادری و بھٹنا گرو صد بھانند کا واحد ماہوار آفیشل رسالہ  
قوم کا بہترین ترجمان۔ میمبران بھٹنا گرو صد بھانند کو مفت۔ دیگر صحابہ صرف ایک روپے چند سالہ  
سماچار کی خریداری آپ فرض باقل ہو۔ اعزاء و افاضہ کے خریدار بنانا آپ فرض منصبی ہو۔  
جلد خط و کتابت و ترسیل زیر کاپتا

ایڈیٹر بھٹنا گراہکار سنجھل ضلع مراد آباد



# تہذیب

یہ پل جگ دارن دکھ نہانا  
سب سے کمٹن جات اپسنا  
(اس دارالمحن میں اگرچہ طرح طرح کی صدہا تکالیف ہیں لیکن وقار کا کھوجانا  
سب سے زیادہ دکھ دانی ہے۔)

جبکہ عام دنیا جہالت و تاریکی میں ترقی و اخلاق کی پہلی سیڑھیوں  
کو ٹٹول رہی تھی۔ تہذیب و تمدن کی جھلک گہرے بادلوں میں چھپی ہوئی تھی  
انسان نے انسان بننا شروع ہی کیا تھا اس زمانے میں بھارت و ریش  
بنی نوع انسان کو ان فلسفیانہ حقیقتوں سے دوچار کر رہا تھا جس کی صدا  
جیسی کہ ماضی میں آشکار تھی آج بھی آشکار ہے۔ اور کل بھی ایسی ہی آشکار  
ہوگی۔ اسی زمانہ ماضی کے حالات بیان کرتے ہوئے گوشائیں تلشی ہیں  
جی جیسا کہ چوپائی مندرجہ صدر سے واضح ہوگا ارشاد فرماتے ہیں کہ دنیا کی  
سب کلفتیں ایک طرف اور وقار کا جانا رہنا ایک طرف۔

خود داری اور وقار حقیقتاً وہ انسانی شریفانہ جذبات ہیں جن کو  
ٹھیکس لگنا کوئی غیور گوارا نہیں کر سکتا۔ بہادر قوموں نے اس دیوی پر اپنی  
جانوں کی قربانی کرنا فخر سمجھا اور اس زریں اصول کو دنیا میں قائم رکھنے کیلئے  
اپنے پاک خون سے سینچا۔ یہ واقعہ ہے کہ جب تک انسان اس جذبہ



کا وارث اور محافظ ہو وہ انسان کہلانے کا مستحق ہے۔ اس کے کھو دینے کے بعد  
نہ انسان انسان ہو اور نہ اُس کو دنیا میں رہنے کا حق۔

جب تک چھترلوں میں یہ صفت باقی رہی اُس وقت تک دنیا کے  
دلیر اُن کا لوہا لنتے رہے۔ فرقہ بھٹنا گری بھی جو اُسی کل کا جزو ہے اس قدر رتی  
فلسفہ سے متعلق نہیں ہو سکتا تھا۔ جب تک اس فرقہ میں یہ احساس باقی رہا  
ویرتیج پال جیسے قول کے دھنی جن کی ہر ایک بات ایک عملی جامہ کی تصویر  
تھی اس فرقہ میں پیدا ہوتے رہے۔ یہ فرقہ بھی شاہ راہ عروج پر گامزن رہا۔  
زمانے نے ان گزر جانے والوں کے کارناموں کی جوداد دی ہے اُس کے حالات  
معتبر قرائع نگاروں نے قلمبند کئے ہیں اگرچہ بیشتر حصہ قصہ کہانیوں کے پردہ  
میں پنہاں رہ گیا۔ آہ ۵

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں  
خاک میں کہا صورتیں ہوں گی کہ نہاں ہو گئیں

بہر حال زمانہ کروٹیں بدلتا رہتا ہے اور بہر گروٹ نرالا انداز لئے ہوتی  
ہے۔ مدوجرز سے کوئی بھی قوم کیوں نہ ہو کوئی بھی فرد کیوں نہ ہو۔ بچ نہیں سکتا  
زوال آیا اور ہم نے آزمودہ کار بزرگوں کا راستہ چھوڑ دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ زمانے  
نے ہم کو چھوڑ دیا۔ ہم حاکم سے محکوم بنے۔ مالک سے مملوک بنے۔ اور کیا کیا نہ بنے۔  
دورانِ زمانہ نے شیرازہ درہم برہم کر دیا۔ غرض ایسے گمنام ہوئے کہ ست ۹ سے



عبدالطین افغان و سوہی تک ہمارے حالات پس پر وہ باقی رہ گئے۔ البتہ  
 کچھ قبل از سال ۱۸۵۲ء تا ۱۸۵۳ء نے اپنا ورق بدلا اور رائے گھنٹشور دیوان و  
 اتالیق زمانہ طفولیت شہنشاہ جہانگیر اور راجہ و عیان سنگہ باوریہ جیسے بزرگ  
 پیدا ہونے شروع ہوئے اور پھر اس فرقہ کے بڑے کو غرقابی سے بچانے کی کوششیں  
 شروع ہوئیں۔ ان کی شان و شوکت۔ نظام برادری۔ تربیت اخوت کو اگر  
 دیکھنا ہو تو گرم خوردہ اوراق میں تلاش کر لیجئے۔ بہر حال یہ حالت تین سال  
 سے زیادہ قائم نہ رہ سکی اور زمانہ نے کچھ ایسا رنگ بدلا کہ آئندہ نسلوں کو بزرگوں  
 کے قدم پر چلنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہو گیا۔ ضرورت محسوس ہونے لگی  
 کہ نظام ہر تہہ پر رائے گھنٹشور میں ضروری ترمیم کی جائے تاکہ یہ پاشکستہ برادری  
 ضروریات زمانہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس ترتیب کی پابندی کر سکی۔ چنانچہ  
 ”مرے از غیب بروں آمد و کارے بکند کے مصداق جناب رائے زادہ  
 بشیر ہمارے صاحب ڈسٹریکٹ سیکریٹری بھٹناگر صدر سمجھا ہند نے اس کام کو ہاتھ  
 میں لیا جس کیلئے معترضین کی تعداد تو کثیر تھی۔ شکریہ ادا کرنے والا ایک بھی  
 نہ تھا۔ آپ نے ۱۸۸۸ء تا ۱۸۹۲ء پانچ سال تک سرگرمی سے کوشش  
 فرما کر یہ مشورہ اصحاب برادری اس نظام میں ضروری ترمیمات کیں۔ آپ کے  
 اشارہ پر دسمبر ۱۹۲۲ء میں بمقام میرٹھ دیوناگری ہائی اسکول کے نو تعمیر شدہ  
 شاندار ہال میں بھٹناگر برادری کا ایک جلسہ منعقد ہوا لیکن حاضرین کی



تعداد بلحاظ اہمیت تجاوز پیش شدہ کم تھی لہذا بالوالا جی پرشاد صاحب جیسے پروانہ شمع قوم کی تحریک پر یہ قرار پایا کہ تعطیل الیستر ۱۹۲۳ء میں یہ اجلاس مکرر مقام دہلی منعقد کیا جائے۔ چنانچہ اس تجویز نے بتاریخ ۲ اپریل ۱۹۲۳ء عدالت سلطنت میں بمقام دربار گنج علی جامہ پہنا اور اسی جلسہ میں بذریعہ ریزولوشن نمبر ۳ حسب تحریک عالی جناب بالوگلشن رائے صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل و حال اس پریسیڈنٹ بھٹناگر صدر سمجھا ہند (وائس سپریم سناتن دھرم کلج لاہور) ایک بھٹناگر نیشنل فنڈ قائم کئے جانے کی تجویز منظور ہو کر اس کا نظام ترتیب کرنے کیلئے حسب ذیل کمیٹی بنائی گئی۔

- (۱) عالی جناب رائے بہادر منشی ہر سہرپ صاحب رئیس جلال آباد ضلع ٹھٹھہ حال دہلی
  - (۲) بالو جوالا سہرپ صاحب بی اے ایل ایل بی وکیل رہنما۔
  - (۳) رائے صاحب لالہ شب سہائے صاحب منشی رئیس رہنما حال انبالہ
  - (۴) پروفیسر نندلال صاحب ایم اے رئیس ضلع میرٹھ
- کمیٹی نے جس سعی تبلیغ کے ساتھ قواعد مرتب کئے اس کی داد اس سے زیادہ کیا ہو سکتی تھی کہ اجلاس دوم بھٹناگر کانفرنس سکندر آباد نے دسمبر ۱۹۲۳ء اصولاً سب ہی منظور کر لئے۔ اسی اجلاس میں بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء مایہ ناز برادری جناب بالوراج نراین صاحب سپرنٹنڈنگ انجینئر نرشاروالکھنوال نے اس نیشنل فنڈ کی قائمی کا اعلان فرما کر ایک مزید مہر اس کی بقائے دوام کی



لگادی تاریخ مندرجہ صدر سے اسی نشینل فنڈ کو "آل انڈیا بھٹنا گراؤپکار فنڈ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی فنڈ کے مختصر حالات برائے تفتیش طبع حاضرین گوش گزار کرتا ہوں۔

قواعد و ضوابط۔ اس فنڈ کے اغراض و مقاصد قواعد و ضوابط رپورٹ بھٹنا گراؤپکار ۱۹۲۳ء میں شائع ہو چکی ہیں جن میں ضرورتاً یہ موقع اجلاس چارم لکھنؤ کانفرنس ۱۹۲۶ء میں چند ضروری ترمیم کرنی پڑیں۔ \*

(۱) واقعی آمدنی بھٹنا گراؤپکار ۲۰ فیصدی امداد اپکار فنڈ میں صرف ہو

(ب) جو اصحاب برادری مبلغ پچھتر روپیہ یک مشت یا ساڑھے سات سو روپیہ بہ اوقات مختلف اپکار فنڈ کو مرحمت فرمائیں وہ فنڈ کے مرئی متصور ہونگے۔

چنانچہ انفرادی اول بالذکر کے نفاذ کے بعد رسمی آمدنی بھٹنا گراؤپکار سبھا ہند ہنوز بقایا ہے اور ترمیم موخر الذکر کے نفاذ سے اصحاب ذیل مرئی اپکار فنڈ قرار پاتے ہیں۔

(۱) عالی جناب منشی سکندر پور صاحب رئیس سکندر آباد

(۲) رائے بہادر منشی سمیت رائے صاحب رئیس جلال آباد ضلع میرٹھ حال نشینر جوڈیشل منسٹر سنگرور۔

اس کے علاوہ ایک رقم گننام مبلغ ایک ہزار روپیہ وصول ہوئی ہے

لیکن ان بعد فنڈ کو مزید تقویت دینے کیلئے بمقام سالانہ جلسہ بھٹنا گراؤپکار ہندوستان ۱۹۲۳ء مندرجہ ذیل مزید ایذا دیاں کی گئیں۔



ایک رقم تعدادی پختہ روپیہ آپکارک کلب دہلی و شملہ سے وصول ہوئی ہو اس  
کی عطائی مشترکہ ہونے کی وجہ سے کسی خاص صاحب کا نام درج فہرست نہیں  
کئے جانے کی جرات نہ ہوئی۔

گو موجودہ قواعد و ضوابط کی موجودگی میں پانچ سال سے فنڈ کا کام  
بخوش اسلوبی چل رہا ہو اور روز افزوں ترقی ہوتی جا رہی ہو تاہم فنڈ ہند  
کے قیام و وام کیلئے موجودہ ضابطہ پر مگر نظر ثانی کی ضرورت ہو۔  
کارکنان آپکارک فنڈ فہرست عمدہ داران و سیمبران سب کمیٹی آپکارک  
فنڈ بطور ضمیمہ نمبر ۱۰ رپورٹ ہذا شامل کر دی گئی ہو۔ اس کے ملاحظہ سے  
واضح ہو گا کہ بالوبجیت سنگ صاحب بی۔ اے رئیس بریلی تاریخ قائمی فنڈ سے  
اس وقت تک بہ استثناء مدت ایک سال جس میں آپ نے جنرل سکرٹری  
بھٹناگر صدر بھہا ہند کے اہم فرائض انجام دئے آٹھ سال سے برابر مختلف صورتوں  
میں آپکارک فنڈ کے ممد ہے۔ اسی طرح بالوبدری پرشاد صاحب رئیس گوبند  
میرٹھ شہر اور بالوموہی سرپ رئیس سکندر آباد جبرائیل مدت کے جس میں ممد  
دوسرے معزز عمداں پر ممتاز ہے برابر خدمات فنڈ میں نمایاں حصہ لیتے رہے  
آپ صاحبان کی ذاتی دلچسپی گراں بہا امداد حسن انتظام اور نگرانی  
کا یہ نتیجہ ہے کہ آپکارک فنڈ میں قلیل عرصہ میں زائد از چھ ہزار روپیہ کے قیمتی خزانہ  
وامداد بیوگان پر صرف کر سکا۔



سیر ۵ قسمت کیا ہر ایک کو قسّام ازل نے  
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

چشم بد دور دنیا کے فنڈوں سے نرالا ہسٹری آف ٹرسٹ کو دیکھئے اس کی  
مثال نہیں ملے گی۔ بھٹناگر برادری کی جلی فیاضی اور برادرانہ ہمدردی اس  
فنڈ کا سرمایہ اور اس کی قیام دوام کے کفیل اور ضامن ہیں۔ چنانچہ وقت قیامی فنڈ  
دم زدن میں حاضرین و شرکار سکندر آباد کالفرنس نے بیس ہزار روپیہ کی مدد  
کا اطمینان کر دیا تھا۔ اور آج تک کام بہ خوش اسلوبی چل رہا ہے۔  
لیکن جس جوش اور الوالہ غری سے اس کا خیر مقدم ہوا وہ اس امر کی سہیلین کو  
کرتا تھا کہ بہت جلد اس کے سرمایہ میں ایک لاکھ روپیہ کا مزید اضافہ ہوگا لیکن  
افسوس کہ یہی خواہان برادری کا یہ دامن تمنا گل مراد سے ایسا نہ کھسکا  
جیسی کہ توقع کی گئی تھی۔ یہی نہیں بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ اگر آئندہ بھی فنڈ کی  
ضرورتوں اور حاجتوں کی اپیل بھٹناگر برادری کے ہر گھر تک پہنچائی گئی تو  
ایزادی سرمایہ کمیں سرب ثابت نہوا اور ناامیدی میں "اے بسا ارزو کہ خاک شدہ"  
کا وظیفہ پڑنا پڑے۔

جلسہ کمیٹی ایکارک فنڈ سینین زیر رپورٹ میں مقامات مندرجہ ذیل پر  
ایکارک فنڈ سب کمیٹی کے ۱۳ جلسہ منعقد ہوئے۔

اگرہ سکندر آباد دہلی خوجہ میرٹھ بریلی لکھنؤ التوار



تفصیل اجلاس پائے جس میں اسم گرامی شکر کار جلسہ درج ہیں۔ رپورٹ ہند  
 میں بطور ضمیمہ نمبر ۳ شامل کر دی گئی ہے جس کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ  
 چار جلسہ نمبر ۲ لغایت نمبر ۵ ہر بوجہ کمی کو رم معرض التوا میں ہے ایک جلسہ  
 نمبر ۳ بعدم ضرورت بذریعہ منسوخی نوٹس جلسہ قبل از انعقاد ملتوی کیا گیا البقیہ  
 آٹھ جلسہ کامیاب ہے اکثر جلسوں میں علاوہ ممبران سب کمیٹی دیگر معزز ممبران صدر  
 سمجھا ہند و متفند اصحاب برادری نے شرکت فرما کر اپنی رلے زیریں سے راہ بری کی  
 اس موقع پر اقام الحرم کو فخر یہ اس امر کے اظہار کرنے کی اجازت دیجئے کہ گزشتہ  
 سے پوینتہ دو سال میں اس فنڈ کا کوئی ایسا جلسہ ہوا جس میں واجب التقیم  
 جناب پریسیڈنٹ صاحبان بھٹنا گرو صاحب سمجھا ہند نے شرکت نہ فرمائی ہو اور اپنے  
 مفید مشوروں سے سب کمیٹی کو مستفیع نہ کیا ہو۔ اگر کاش معزز چیرمین صاحب  
 موجودہ اجلاس کا تبادلہ دوسرے صوبہ کو نہ ہو گیا ہوتا تو گزشتہ سال میں بھی  
 ممکن نہ تھا کہ آپ شرکت نہ فرماتے۔ اس سلسلہ میں مجھے عمدہ داران و ممبران  
 کمیٹی کے ایشار کا ذکر کرنا بھی لازمی ہے۔ حضرات ممدوح نے اپنی اخراجات کثیرہ  
 سفر خرچ میں ایک جہہ بھی فنڈ سے نہیں لیا اور کل اخراجات اپنی جیب خاص سے  
 برداشت فرمائے۔

سال حسابی فنڈ موجودہ قواعد و ضوابط فنڈ میں کوئی تاریخ سالانہ حساب  
 بند کئے جانے یا نئی سال کا حساب کھولنے کیلئے مقرر نہیں ہے اس وجہ سے



کچھ عرصہ تک تفہیل وار سالانہ حساب فنڈ ترتیب نہیں دیا گیا۔ رپورٹ ہائے سابقہ موجودہ دفتر اپکارک فنڈ کے مطالعہ سے پایا جاتا ہے کہ سب سے پہلے اس فنڈ کی روح رواں بالوبجیت سنگھ صاحب بی اے فنانشل سکریٹری فنڈ ہائے بموقعہ اجلاس سوم بھٹنا گر کانفرنس لاہور اس کی حالت زار کا سہ سالہ مرقع پیش کیا اس کے بعد فنڈ کے نفس ناطقہ بالوموہنی سرپ صاحب فنانشل سکریٹری نے علی التواتر بائیس سال مختتمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء و ۳۱ جولائی ۱۹۲۹ء بموقعہ سالانہ جلسہ بھٹنا گر صدمہ سمجھا ہند حساب آمدنی و خرچ پیش کرتے ہوئے فصیح و بلیغ رپورٹیں ہدیہ ناظرین کیں لیکن اس طریقہ سے حساب کھنے میں بہت بڑی یہ وقت محسوس ہوئی کہ عام برادری تک اس فنڈ کے سالانہ حساب اور رپورٹیں کبھی نہ پہنچ سکیں چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے اب دو سال سے یہ طریقہ اختیار کیا گیا کہ ہر سال ۳۱ جون تک حساب بنا کر شائع کر دیا جاتا ہے حاضرین کی اطلاع کیلئے اب مکرر ۳ نومبر ۱۹۳۱ء تک حساب بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

## حسابات

گوشوارہ آمدنی و خرچ فہرست وصول واقعی منسلکہ رپورٹ ہذا کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ ابھی اپکارک فنڈ کی ضروریات عام برادری پر ظاہر نہیں ہوئیں۔ صرف معدومے چند اصحاب نے جنکی تعداد آٹھ سو گھرانوں تک محدود ہمارے ضروریات







مستقل فنڈ ایکارک فنڈ سرمایہ <sup>۱۱</sup> آمدنی جو فنڈنگ کے اخراجات پر خرچ  
 ہو سکتی ہے <sup>۱۲</sup> الصماء <sup>۱۳</sup> میزان <sup>۱۴</sup> مع الاصل  
 بموجب قاعدہ ۵ اقواء و ضوابط ایکارک فنڈ پیپر مل بینک آف انڈیا میں ایکارک  
 فنڈ کا حساب بعد قیامی جلد کھلنا چاہئے تھا لیکن باوجود کافی رسل رسائل  
 و انتہائی کوشش کے جناب ایجنٹ صاحب پیپر مل بینک دہلی نے ۲۷ جون ۱۹۲۶ء  
 تک ہماری امانتیں اپنی بینک میں رکھنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ بدرجہ مجبوری ماہ  
 مارچ لغایت ۲۷ جون ۱۹۲۶ء فنڈ کی تحویل فنانشل سکریٹری کے پاس ہی  
 اور تاریخ مذکور سے آخر دسمبر ۱۹۲۶ء تک آمدنی بینک میں جمع ہوتی رہی لیکن  
 دسمبر ۱۹۲۶ء میں ایکارک فنڈ کا دفتر ایسے مقام (سکندر آباد ضلع بلنڈ شہر)  
 کو منتقل ہوا جہاں پیپر مل بینک کی شاخ موجود نہ تھی اس وجہ سے بدرجہ مجبوری  
 ڈھائی برس تک فنانشل سکریٹری نے زیادہ تر تحویل اپنی ذاتی حساب بینک  
 سکندر آباد میں رکھ کر آمدنی سود حساب فنڈ میں محسوب کی۔ جولائی ۱۹۲۹ء میں  
 ایکارک فنڈ کا دفتر میرٹھ منتقل ہونے پر پیپر مل بینک میرٹھ میں حساب کھولنے  
 کے لئے وہ ہی مندرجہ ذیل طے کرنی پڑیں۔ جن کی ۱۹۲۶ء میں  
 بادیہ پیمائی کمیٹی تھی بالآخر ۹ نومبر ۱۹۲۹ء کو پیپر مل بینک میرٹھ میں حساب  
 کھلا اب آمدنی ایکارک فنڈ بینک میں رکھی جاتی ہے۔ اپریل ۱۹۳۰ء میں ایکارک  
 فنڈ کا فلوٹنگ اکاؤنٹ مقام دہلی حسب ہدایت ایجنٹ صاحب پیپر مل بینک



دہلی بند کر کے میرٹھ میں جاری فرمایا جواب تک جاری ہے۔ البتہ میعاد امانت  
 الپکارک فنڈ دہلی میں موجود ہے۔ پاس بک ہائے دفتر کے دیکھنے سے یہ بھی پتہ چلتا  
 ہے کہ قایمی فنڈ سے دسمبر ۱۹۲۶ء تک دہلی بینک مذکور میں ص ۱۱۱۱  
 جنوری ۱۹۲۷ء لغایت جولائی ۱۹۲۹ء ۱۱۱۱

نومبر ۱۹۲۹ء لغایت ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء میرٹھ میں ۱۱۱۱  
 دہلی ۱۱۱۱ ۱۱۱۱  
 جملہ ۱۱۱۱

ہر اوقات مختلف امپیریل بینک میں جمع کیا گیا منجملہ ۱۱۱۱ کے مبلغ  
۱۱۱۱ بینک کے فلوٹنگ حساب سے برابر ہو کر مبلغ ۱۱۱۱ ص  
 چلت میں موجود ہے۔ مبلغ ۱۱۱۱ بشکل میعاد امانت تفصیل مندرجہ ص  
 امانت سودی میں جمع ہے اور مبلغ ۱۱۱۱ تقسیم وظائف وغیرہ میں صرف ہوا۔  
 بقیہ آمدنی فنانشل سکریٹری بلا ادخال بینک اخراجات تقسیم وظائف وغیرہ میں صرف  
 ہے ہیں جو خواہ کسی ہی بدرجہ مجبوری ہو محاسبوں کی نظر میں کھٹکتی ہے۔

نوٹ سرٹیفیکٹ موجودات فلوٹنگ اکاؤنٹ اور بقایا مندرجہ ص  
 میں ارکان فرق اس وجہ سے ہے کہ انجینٹ امپیریل بینک نے اسٹاکٹ رسید بلا  
 اطلاع دفتر فنڈ ۶ جولائی ۱۹۳۱ء کو خرچہ میں مقرر کیا ہے۔ حالانکہ سرٹیفیکٹ  
 موجودات لغایت ۳۰ جون ۱۹۳۱ء کی بقایا بموجب موجودات کیش بک



تصدیق کر چکا ہے اس اختلاف کو رفع کرنے کیلئے ایکٹ رسید آئندہ ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں بتاریخ ۳ دسمبر ۱۹۳۱ء درج ہو کر اختلاف رفع کر دیا گیا ہے۔

اس موقع پر اپنی مہربان لالہ مکندی لال صاحب گماشتہ جناب راجہ جوتی پرشاد صاحب رئیس جگادھری کاشکریہ ادا کرتا ہوں آپ کی امداد سے کم از کم اتنی مرتبہ محکوم بنک کی آمد و رفت کے خرچہ سے نجات ملی اور جب کبھی مجھے روپیہ کی ضرورت ہوئی بلا خیال اس کے کہ بنک سے روپیہ برآمد ہو برابر اپنی کام کو خوش اسلوبی سے انجام دیتا رہا۔

مستقل سرمایہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۷ء تک سرمایہ مستقل سرمایہ ۱۲۰۰۰۰۔  
۳ جولائی ۱۹۲۹ء تک سرمایہ مستقل سرمایہ ۱۲۰۰۰۰۔ ۳ جون ۱۹۳۰ء  
تک سرمایہ ۱۲۰۰۰۰ اور ۳ نومبر ۱۹۳۱ء تک سرمایہ ۱۲۰۰۰۰

گزشتہ چار سال میں سرمایہ مستقل میں صرف سرمایہ کی بیشی بہ الفاظ دیگر یہ ظاہر کرتی ہے کہ اس فنڈ کا سرمایہ مستقل میں کوئی بیشی نہیں ہوئی جس کے مضطربانہ اور دلخراش اسباب میری ہم صفیہ سابقہ فنانشل سیکریٹری صاحبان اپنی فصیح رپورٹوں میں ارقام فرما چکے ہیں اور جس کا زبردست راز رسالہ بھٹنا گرسما چار ماہ جولائی و اگست ۱۹۳۱ء میں افشا ہو چکا ہے۔ میری دو سالہ مدت انجام دہی خدمات میں باوجود کوشش بلیغ کے کوئی معقول رقم قابلِ ایذا دی سرمایہ مستقل میں نہ آئی



اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ فیاض اصحاب برادری حاجت مندوں کی فوری امداد زیادہ مستحسن تصور فرماتے ہیں۔ تاہم بہ نظر انفرادی مندرجہ مستقل دو سال کا سود امانت ہائے میعاد کی نقد ادائیگی مبلغ امانت کے ہنوز برآمد نہیں کیا ہے۔ اور زراصل میں شامل کر کے بغرض حصول سود و پیسہ بنک میں جمع کر رکھا ہے۔ لیکن مغیرا اصحاب برادری لکھنؤ و سیتاپور کے قیمتی وظائف جو سالہ ۹۲ء میں تقسیم ہوئے معطلی صاحبان نے اندر میعاد مختتمہ ۳ جون سالہ ۹۳ء میں جمعیت نہیں فرمائے جس کی وجہ سے ۳ جون سالہ ۹۳ء تک کی اسبدا فرآمدی نقد ادائیگی مبلغ امانت میں سے صرف اعماء ۲ سال رواں کے اخراجات کو بچا۔ جس کی وجہ سے مندرجہ صدر رقم مستقل فنڈ کو منتقل نہ ہو سکی۔ اور نہ روز افزوں اخراجات کی ہی کفیل ہو سکی۔

مستقل آمدنی سینئر ریورپورٹ میں سود امانت ہائے کی کل آمدنی اسامیہ ہوئی جس میں سے مبلغ امانت کے بقدر موجود ہے صرف سالانہ خرچ کرنے کی نوبت آئی ہے جس کا اوسط سالانہ صرف ماہ ۵ ہوتا ہے جو بہ شکل ہی ایک لڑکے کی امداد یا دو بیواؤں کے گزارہ کو کافی نہیں۔ در واقع بحالت موجودہ فنڈ کی حالت قطعی ناقابل اطمینان ہے۔ تاہم چند حیم اور دیادل اصحاب برادری اپنی الوالہ غریب سے زکیر



عطا فرما کر امداد فرما رہے ہیں جو ہر قسم کی امداد میں صرف کیا جاسکا ہے،  
 بیج تولیوں ہے کہ کارکن کمیٹی صدر سمجھا ہند کا شکریہ ادا نہیں ہو سکتا۔  
 اس سال ۵ ستمبر ۹۳ء کو حسب سفارش کمیٹی ایک ایک فنڈ بہ نظر انفرادی ملتی  
 سود سرمایہ مستقل آئندہ ساڑھے چھ فیصدی والے سرکاری بانڈوں میں  
 لگائے جانے کی منظوری دیدی ہے اس موقعہ کو غنیمت سمجھ کر کوشش  
 کی گئی کہ قلیل سرمایہ زیادہ سود مند طریقہ سے کام میں لایا جائے لیکن امیر  
 بینک کی موجودہ قواعد و ضوابط سد راہ ہوئی اور سر دست انفرادی سرمایہ  
 کا خیال ملتوی کرنا پڑا کیونکہ بنک کے جو سودی قرضہ کے شکل میں روپیہ پیش  
 دینے کے علاوہ ہماری استدعا کو منظور نہیں کیا اور اس شکل میں کوئی فائدہ  
 نہ تھا۔

## ترقی مستقل فنڈ کی کوشش

یاں لب پہ لاکھ لاکھ تن اضطراب میں،  
 واں ایک خامشی رہی سب کے جواب میں  
 سینئر زیر رپورٹ میں چند مرتبہ ڈپوٹیشن بغرض وصول زر موعود  
 مختلف مقامات پر پہنچی۔ چند مرتبہ جناب پریسڈنٹ صاحبان بھٹناگر  
 صدر سمجھا ہند نے بھی شرکت فرمائی اور مختلف مقامات پر یہ ہمراہی  
 ڈپوٹیشن دورہ فرمایا۔ وعدہ کنندگان عطیہ ایکا رک فنڈ کی خدمت میں



بہاؤات مختلف یاد دہانیاں ارسال کی گئیں۔ چند مرتبہ ایسا یوں کی صورت  
 میں فنڈ کی حالت زار کا اظہار کیا گیا لیکن کوئی کوشش کارگزار ثابت نہ ہوئی  
 اسی پر اکتفا نہیں بلکہ چند بار بمقام دہلی میرٹھ۔ مراد آباد۔ خورجہ۔ لکھنؤ  
 وغیرہ میمبران کمیٹی ایکارک فنڈ بعض میمبران و عمدہ داران صدر سبھا  
 ہند اس امر پر غور کرنے کیلئے جمع ہوئے کہ کس طرح شاہد مراد کا جلوہ نظر  
 آئے۔ لیکن اسباب مانع فراہمی زر موعودی کا کوئی موثر نسخہ تجویز نہ ہو  
 اور نہ اصحاب برادری کی فیاضی کو ہیجان میں لایا جاسکا۔

مفصل فہرست بقایا الغرض آگاہی عام رسالہ بھٹناگر سماچار بابتہ  
 جولائی اگست ۱۹۳۱ء میں شائع ہو چکی ہے۔ اشاعت کے بعد کوئی جذبہ وصول نہیں ہوا  
 اس ضمن میں عالی جناب بالو برہم سرور صاحب پرنسپل سناٹن ڈھرم  
 کلج علی گڑھ اور جناب بالو برہم بھوشن لال صاحب ڈپٹی پوسٹما سٹریٹر  
 پٹنہ کے اسماء گرامی خاص شکریہ کے مستحق ہیں آپ صاحبان  
 نے اپنی جیب خاص سے زر کثیر صرف فرما کر ڈپوٹیشن ہائے کی سرپرستی فرمائی  
 بالو جگ جیون لال صاحب بی اے سکریٹری بھٹناگر سبھا دہلی ڈاکٹر شمشاد  
 صاحب بالوللہ پیر شاد صاحب پریسیڈنٹ لکھنؤ۔ بالو جے پرکاش رائے  
 صاحب بی اے ایل ایل۔ بی وکیل و میونسپل کونسلر جنرل سکریٹری  
 بھٹناگر صدر سبھا ہند و بالو موہنی سرپرست صاحب رئیس سکندر آباد بالو لجپت



صاحب بی اے رئیس بریلی و دیگر معزز اصحاب و میمبران کمیٹی کے نمایاں خدمات قابل شکر یہ ہیں

چار آنہ فی گھر کا عطیہ بموجب قواعد نافذ الوقت یہ عطیہ ہر مہینہ اگر خاندان سے بحساب چار آنہ فی سال وصول ہونا چاہئے لیکن ۱۹۲۲ء لغایت ۱۹۲۶ء اس مدین صرف ۱۱۶ روپے وصول ہو کر ۳ جون ۱۹۳۱ء تک کوئی جب وصول نہوا۔ سال ۱۹۳۰ء میں ۱۱۶ روپے وصول ہوئے کل آمدنی کا اوسط قریب ۷۷ سال ہونا اس امر کا ثبوت ہو کہ کثیر المنفعت ذریعہ آمدنی مقامی سبھاؤں یا جاہجا فند کے ہمدرد موجود نہ ہونے کی وجہ سے اس قدر سود مند ثابت نہیں ہوا۔ جتنا کہ امید کی جاتی تھی۔ بحالت موجودہ اگر طلباء اس جانب توجہ کریں تو تعطیل موسم گرام میں جا بجا سے کافی رقوم وصول ہونے کی امید ہو سکتی ہو۔ گزشتہ دو سال میں جو کچھ وصول ہوا وہ محض ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب بھٹنا گر سماچار کی پرائز تحریات و بہ تقریب دورہ سحر بیانی کی بدولت۔

والن بموقعہ سنسکار ہائے اس مد سے سینین زیر رپورٹ میں الٹا ۱۱۶ روپے کی آمدنی ہوئی جو قریب قریب سرمایہ مستقل کے سود کی برابر ہو اس مد میں تخم خوری ۱۹۳۱ء لغایت ۳ جون ۱۹۳۱ء مبلغ ۱۱۶ روپے کی آمدنی ہو۔ تاہم یہ کہنا بیجا نہ ہوگا اس وقت تک آپکار ک فنڈ اس مد سے اس قدر تحصیل وصول نہ کر سکا جو اس کا واقعی حق تھا اگر اصحاب برادری بہ موقعہ تقاریب اس مستحق کی جانب



بھی توجہ مبذول فرمائیں تو ایک طرف قوم کی کافی امداد ہو سکے اور دوسری طرف  
ثواب عظیم حاصل ہو۔

لکھنؤ جھانسی سوائی مادھو پور سے اس قسم کی بھی اطلاع موصول ہوئی  
ہیں کہ یہ موقعہ تقاریب شادی اہکارک فنڈ کو واقعی عطیات دئے گئے۔ مگر حیرت  
ہی نہیں بلکہ افسوس بالائے افسوس ہے کہ وہ اہکارک فنڈ کے دفتر تک پہنچی  
آمدنی چندہ سالانہ و ماہوار اہکارک فنڈ کی آمدنی کا سرچشمہ اور تقسیم  
وامداد بیوگان کا منبع یہی مد ہے لیکن سنیں زیر پورٹ میں کل صما <sup>۱۷</sup> ۵۵  
ہوئے جس کا اوسط سالانہ <sup>۱۷</sup> ۵۵ ہوتا ہے۔ فی الواقع اس مد کی آمدنی سب سے  
زیادہ مالوس کن ہے اسکی بڑی وجہ ہماری عدم فرض شناسی کہی جاسکتی ہے اگر  
بھٹنا گروڈا کرٹری جو اگرچہ ہنوز تکمیل کو نہیں پہنچی ہے صحیح مان لی جائے تو برادری  
کے گھروں کی تعداد زاید از ایک ہزار ہوتی ہے لہذا ۲ ماہوار چندہ کے حساب سے  
الصما <sup>۱۷</sup> ۵۵ سالانہ آمدنی کا تخمینہ بجا نہیں ہو سکتا ممکن ہے کہ اس قلیل رقم کو بھی بہت  
سے گھرانہ ادا کر سکیں تاہم سرمایہ داروں اور امرائے گراں بہا اور معقول چندہ  
اس کا نعم البدل ہو سکتی ہیں۔ برخلاف اس کے مندرجہ حاشیہ تقایا

تقایا چندہ سالانہ <sup>۱۷</sup> ۵۵ تھیں تفصیل آبا و جود کوشش <sup>۱۷</sup> ۵۵ باقی چلی جا رہی ہے  
تقایا چندہ ماہوار <sup>۱۷</sup> ۵۵ جولائی <sup>۱۷</sup> ۵۵ حاضرین و شرکار کا نفرین کی فیاضانہ  
اس جانب مبذول کرائی جاتی ہے اور گزارش ہے کہ اگر حاضرین کی رائے میں یہ



رقوم ناقابل وصول ہیں تو خارج از حساب کر دینا زیادہ اچھا ہے بجائے اس کے کہ اجراء زیادہ ہائی کے خرچہ سے صرفہ بکٹ ڈاک میں اضافہ کیا جائے۔

بابولاقی داس صاحب منیجر رئیس اسلام نگر ضلع بجنور اور کالیستہ بھوشن منشی بلونت سہائے صاحب منیجر مقام بیکانیر وہ ہستیاں ہیں کہ جنہوں نے زمانہ انعقاد کانفرنس سکندر آباد سے اس مدت تک کل زرچندہ موعودہ محنت فرما کر فنڈ کو زیر بار احسان کیا ہے اور آپ حضرات شکر یہ کہ بدرجہ اولیٰ تھی ہیں آمدنی گمنام برادری میں ایسی فیاض ہستیاں بہت سی ہیں کہ جن کی خیرات اور دان کے حالات زیادہ تر قلم اور قسط اس سے بے نیاز ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ سچا دان اور خیرات وہ ہے کہ لشہیر کی نمائش گاہ میں نہ آئے چنانچہ ایک کارکن فنڈ کی تیاری میں بھی ایک نوجوان اسی صنف میں دکھائی دیتا ہے جس کی ہمت حاتمہ سے ہمارے حساب میں آمدنی گمنام کا گراں بہا عطیہ اس وقت وصول ہوا جبکہ ایک کارکن فنڈ کی ناؤ بھنور میں آچکی تھی۔ اس انفرادی امداد سے جو کچھ امداد پہونچی وہ اظہر من الشمس ہے۔ اس میں کل آمدنی اٹھ تک پہونچی ہے اگر میرے جانشین مستقل مزاجی سے ایسے فیاضوں کی تلاش کرتے رہے تو کیا تعجب کہ اس سے زیادہ گراں بہا عطیہ بخشنے والے اصحاب معیر آجائیں امداد بغرض تقسیم و طائف گزشتہ پانچ سال میں اس میں مبلغ الصائمین وصول ہوئے جس کا اوسط سالانہ آمدنی ساڑھے باکسے زیادہ از حد ہے مہور



ہر اور سب سے زیادہ دل خوش کن ہے۔ تاہم یہ رقم ایسی جماعت کی تعلیم کیلئے کیا  
 کفیل ہو سکتی ہے جس میں سے ۶۹۵۸ فیصدی تعلیم سے قطعی بے بہرہ ہوں اور  
 جس کو تعلیم یافتہ ملحقہ کہا جائے اس میں بھی ۶۵ فیصدی اعلیٰ تعلیم کا فخر رکھ  
 سکتی ہوں۔ باقی ۲۳ کی تعلیم صرف ادنیٰ تعلیم تک محدود ہو۔

وان بہ موقعہ تیوہارات ام اپکارک فنڈ کی روز افزوں متغیر حالت دیکھ کر  
 اور اپکارک فنڈ کے اہمارے موجودہ راہ بردار صدر انجمن نے متاثر ہو کر  
 اپنے انتخاب عمدہ پریسڈنٹی کے عین مابعد جو ہدایت فرمائیں انکی تعمیل میں ۱۹۲۹ء  
 سے یہ نیا طریقہ چنہ کی فراہمی کا اختیار کیا گیا کہ بموقعہ تیوہاریم دو تیا و ہونی برادری  
 کی خدمت میں بغرض امداد اپکارک فنڈ اپیل مطبوعہ مرسل ہو کر کسیہ گدائی پیش کیا  
 جائے اس طریقے کو بھٹناگر صدر سبھا ہند نے اپنے جلسہ لانہ ۱۹۳۱ء میں مستحسن  
 تصور فرمایا اور آئندہ بموقعہ تیوہاریم دو تیا تمام ہندوستان کی بھٹناگر برادری  
 میں اپکارک فنڈ کے منائے جانے کی تجویز منظور فرمائی چنانچہ ۱۹۲۹ء و  
 ۱۹۳۰ء میں اس مد سے الہیہ (یعنی تیوہارات ماموے) اور اپکارک  
 فنڈ (لالہ لالہ) اور کچھ آمدنی بہ شکل امداد بغرض تقسیم وظائف بھی ہوئی جو  
 اصل میں شامل کر دی گئی ہے۔

اس تحریک میں اصحاب برادری نے جس خلوص اور ہمدردی سے حصہ  
 لیا وہ حوصلہ افزا ہے مغرزا اصحاب برادری نے جزیی رقوم جس میں اترک کا



عطیہ شامل ہے۔ اپنی اپنی مقامی برادریوں سے اکٹھا کر کے مرحمت فرمائیں لیکن اس امر کا بجز افسوس رہا کہ گدایان برادری کی آواز صورت مضامین نہ گونج سکی اور چند مقامات سے باہر نہ لگتی جس کی وجہ سے آمدنی تخمینہ سے بہت کم ہوئی لیکن سال حال میں بوجہ اتفاقاً اجلاس ہذا کوئی اپیل شائع نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اکثر مقامات سے اس اپیل کی اشاعت نہونے کی شکایت موصول ہوئی اور سمانہ۔ بیکانیر۔ کوٹہ وغیرہ مقامات سے بہ تقریب تیوہاریم دتیا جیروی رقوم عطیہ وصول ہوئیں اس سلسلہ میں معزز اصحاب برادری شملہ کی قابل ستائش امداد کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے کہ اس مقام پر اکثر اصحاب نے اپنی نصف یوم کی تنخواہ اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ فرمایا۔ امید ہے کہ ہماری اس فروگزاشت کا انعم البذل اجلاس ہذا میں مل جائیگا۔

فراہمی چندہ میں اصحاب ذیل خصوصیت سے شکریہ کے مستحق ہیں۔  
 (۱) بابو جگ جیون لال صاحب بی اے سکریٹری بھٹناگر سبھا شہر دہلی  
 اپنے شہر دہلی میں اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر اپکارک فنڈ کے لئے برادری میں  
 جھولی ڈال کر بھیک مانگی۔ اور خاصی رقم فراہم کر کے تندر و وصول شدہ سے  
 ہروزہ اطلاق بخشی۔ اس ایشار کی دوسری مثال کا لیستہ برادری میں دیکھنے میں  
 نہیں آئی۔

(۲) بابو لال جی پرشاد صاحب بھٹناگر لال کشمیری دروازہ دہلی



(۳) بابو جگد مبا پر شاد کا شوا صاحب دہلی۔

(۴) بابو برج بہاری لال صاحب الہ آباد۔

(۵) بابو کچھن سروپ صاحب رئیس کھنور۔

(۶) بابو بھگوتی سرن صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا پٹی۔

(۷) بابو لکشمی نراین صاحب سینٹری انسپکٹر بھرت پور۔

(۸) کالیستھ بھوشن منشی بلونت سہائے صاحب بریکانیر

(۹) بابو گھنڈن سہائے صاحب ہتلی متقیم ٹیپالہ سر سندی دروازہ

(۱۰) ڈاکٹر پال مکند صاحب میڈیکل آفیسر سمانہ ٹیپالہ

(۱۱) بابو رام چندر سہائے صاحب کاؤنٹینٹ اینٹار جھانسی۔

(۱۲) بابو کرناکشن صاحب منشی انجنیر حصار۔

(۱۳) بابو موہنی سروپ صاحب رئیس سکندر آباد کہر دوا صاحب کی وصول کردہ قوم

(۱۴) بابو جبرپکاش رائے صاحب بیوپل کمشنر ویل سبیل کی تعداد کثیر ہے۔

(۱۵) بابو برج بہاری لال صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا شملہ۔

(۱۶) بابو سری کشن صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا فیروز پور۔

(۱۷) بابو رام گوپال صاحب آفس سپرنٹنڈنٹ بیوپل بورڈ ڈکانپور۔

(۱۸) بابو کیشو داس صاحب منشی صدر بازار کرنال۔

(۱۹) بابو متھرا پر شاد صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا کوٹہ۔



(۲۰) بابو گویند پرشاد صاحب سکریٹری بھٹناگر سبھا مراد آباد۔  
 (۲۱) بابو کرشن گوپال سبھا صاحب جوائنٹ سکریٹری کمیٹی استقبال کافرنس  
 اکثر اصحاب مندرجہ صدر نے اپنی مقامی برادری کے عطیہ - فیس منیڈر  
 جیب خاص سے لگا کر ارسال فرمایا ہے۔

اس موقعہ پر میں حاضرین کی توجہ قابل قدر امداد ممبران اپکارک کلب  
 دہلی و شملہ پر دلانے کی ضرورت جرات کروں گا۔ اس معزز کلب نے جس العز می  
 سے امداد فرمائی اور آئندہ ہمیشہ زیر بار احساں بنانیکا تہیہ کیا ہو اس کا مفصل  
 حال میرے دوست جناب جنرل سکریٹری صاحب گوش گزار فرمائیں گے  
 تاہم میں منجانب اپکارک فنڈ سب کمیٹی یہ تجویز پیش کروں گا کہ منجانب بھٹناگر  
 کافرنس لکھنؤ اپکارک فنڈ کے سرمایہ سے کم از کم پانچ تہائی اُن بھٹناگر  
 نوجوانوں کو عطا فرمائے جن کی سعی اور جانفشانی سے یہ تحریک کامیاب ہوئی  
 اور جن کے اشیاء و اعانت کی زندہ مثال آج بھی موجود ہے۔

اس ضمن میں میں اپنے واجب التعظیم استاد مولانا گرامی صاحب فیسر  
 میرٹھ کالج - مولوی برکت شیر خاں صاحب ادیب میرٹھی اور منشی سلطان احمد  
 صاحب سلطان کاٹھوی کا تہ دل سے شکریہ ادا کروں گا۔ آپ صاحبان کی  
 امداد اور توجہ فرمائی سے میں حسب ضرورت پرورد اور دل ہلا دینے والی منظوم پل  
 بغرض غراہمی چند اپکارک فنڈ شائع کر سکا۔



جناب خان بہادر مولانا مولوی محمد حسین صاحب

شوق زیدی پیشینہ ڈیٹی مجسٹریٹ نہر گنگ کا خصوصیت یہ رہیں احساں ہوں کہ آپ کی امداد سے رپورٹ ہذا اس شکل میں ہدیہ ناظرین کی جا رہی ہے۔

بالو نرائین سرور صاحب گمنام لی اے رئیس سکندر آباد۔ منشی رگھو سہائے صاحب رامپوری المتخلص بہ قلم۔ ڈاکٹر نانک چند صاحب ٹیپالہ کا بہ صدق دل شاکر ہوں کہ آپ صاحبان نے وقتاً فوقتاً اپکارک فنڈ کی ترقی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے رسالہ بھٹنا گرسما چاریں اپنی موثر نظمیں شائع کر کر میری غائبانہ امداد فرمائی والیسی زر و وظیفہ بعد تکمیل تعلیم اس میں گزشتہ دو سال میں مال لکھ و پیہ وصول ہوا ہو اس میں شبہ نہیں کہ ابھی تحریک تقسیم و طاقت ابتدائی حالت میں ہو۔ کچھ طلبہ ناقابل کار و بار اور زیر تعلیم ہیں لیکن ایسی تعداد بھی موجود ہے جو بفضلہ بعد کامیابی فائز تحصیل ہو کر چین سے بسر کر رہی ہے لیکن بد قسمتی سے باوجود یا وہ ہائی والیسی زر امداد کیلئے اپنی ذمہ داری محسوس نہیں کرتی ہے۔ اپنے ان عزیز نو ہمالان قوم مثل سال گزشتہ امسال بھی مکرر استدعا کر رہا ہوں کہ اگر وہ کچھ مزید امداد فنڈ کو نہ دے سکیں تو کم از کم اپنی اس قرض حسنہ سے نو سبکدوشی کی کوشش کریں۔

اس ضمن میں احقر کے نزدیک وہ دستور العمل جس پر اس وقت سیات فنڈ چلایا جا رہا ہے اور جو بعینہ اسی فنڈ کی مشکل ہے۔ بہت مناسب ہے۔



اگرچہ جناب شوق صاحب مظلہ العالی جن کے قومی درد سے کون ہی جو وقت  
 نہیں ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ انجمن وظیفہ سادات اور انجمن الغرض علی گڑھ  
 کو بھی یہی شکایت ہے کہ فارغ التحصیل طلباء اپنی زرگی رقم ادا کرنے میں کسی  
 ہی کوتاہی کرتے ہیں جیسا کہ مجھے شکایت ہے۔ غرض کہ  
 خدا کے واسطے پردہ نہ کعبہ سے اٹھا ظالم  
 کہیں الیسا نہ ہو یاں بھی وہی کافر صنم لکھے  
 اس لئے سوا اس کے اور کیا عرض کروں کہ وصول زرگیئے مناسب تدبیر  
 سوچنا اتنا ہی اہم ہے جتنا فراہمی چندہ۔

## (اخراجات)

تقسیم زراعداد و فتراپکار فنڈ سے جو روپیہ ایداد بیوگاں یا وظائف طلباء  
 میں صرف ہوا اس کا کچھ حصہ بالواسطہ تقسیم ہوا اور کچھ بلا واسطہ۔ رسیدات  
 یابندگان ہر ایک رقم کیلئے باقاعدہ حاصل کی گئیں ہیں اور بغرض معائنہ اڈیٹر  
 صاحبان پیش کی جاتی رہی ہیں کسی قدر یہ شکایت ضرور ہے کہ بعض ہیڈ ماسٹر  
 یا پرنسپل صاحبان یا بندگان زر کی رسیدات بغرض شمول مثل مرحمت نہیں  
 فرمائی جس کی نسبت طلباء سے براہ راست حصول زر کی تصدیق مجبوراً کافی  
 متصور کی گئی۔



امداد بیوگان اُپکارِ فنڈ کی تمام تحریک میں سب سے زیادہ اہمیت بیوگان کی درخواست کو دی جاتی ہے۔ اگرچہ اس کام کیلئے کوئی خاص حصہ آمدنی مخصوص نہیں ہے تاہم وقت تقسیم امداد سب سے پہلے اُپکارِ فنڈ سب کمیٹی ایسی درخواستوں پر غور کرتی رہی ہے۔ کیونکہ ابتدائے فنڈ اس ہی یا ایسے ہی جیسے دوسری ضرورتوں کو محسوس کر کے ڈالی گئی ہے۔ مندرجہ ذیل اعداد و شمار غائلہ ملاحظہ ہیں۔

سال درخواست ملے منظور شدہ زرا امداد مجوزہ

(۱)	۱۹۲۶ء	۱	۱	۵
(۲)	۱۹۲۷ء	۲	۲	۵
(۳)	۱۹۲۸ء	۳	۳	۵
(۴)	۱۹۲۹ء	۲	۲	۵
	دوران سال	۱	۱	۵
(۵)	۱۹۳۰ء	۶	۶	۵
(۶)	۱۹۳۱ء	۶	۶	۵

میزان ۱۹ ۲۱ سالہ

ستین زیر رپورٹ میں کل آمدنی کا قریب دس فیصدی اس میں صرف ہوا منجملہ ۲۱ بیوگان کے ایک بیوہ مقیم اندور کی اعانت محتاج تصدیق



خریدتھی جو آئندہ تصدیق نہ ہونے پر زرامداد کی تقسیم کی نوبت نہ پہنچی  
اور ایک بیوہ کو قدرت نے امداد کا محتاج نہ رکھا اور اس کی وفات پر  
رقم مجوزہ بحیث میں رہ گئی۔

تقسیم وظائف اس مد کے اخراجات کیلئے آمدنی کسی صورت میں کفایت  
نہیں کرتی۔ قایمی فنڈ سے ۳۰ جون ۱۹۲۹ء تک مبلغ الگے صرف  
ہوا آئندہ سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۳۰ء میں اسی رقم کی برابر صرف ہوا۔  
گزشتہ سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء تقسیم زر میں سب سے زیادہ رہا۔  
اگرچہ اس مد کے اخراجات کیلئے بھی مثل امداد بیوگان کوئی مخصوص  
حصہ آمدنی صرف نہیں ہوتا ہے تاہم ۱۹۲۹-۳۰ء و ۱۹۳۰-۳۱ء میں علی التواتر  
۳۳ و ۶۰.۵ و ۷۰.۵ فیصدی آمدنی کا اس مد میں صرف ہوا اور  
سال رواں میں بعد محفوظی سرمایہ مستقل باوجود کل زرخویل طلباء اور  
بیواؤں کی امداد میں تجویز کئے جانے کے بھی چند درخواستیں نظر انداز کرنی  
پڑیں۔ اعداد و شمار حسب ذیل ہیں

سال	درخواست	درخواست منظور شدہ	رقم منظور شدہ برقی تقسیم	میزان
عیسوی	موصولہ	لڑکے	لڑکی	روپیہ
۱۹۲۶ء	۷۰	۴	۰	۵
۱۹۲۷ء	۷	۵	۰	۵



سال	درخواست موصول	درخواست منظور شدہ	درجہ منظور شدہ	میران
۲۸ و ۲۹	۰	۱۰	صالحہ	صالحہ
۲۹ و ۳۰	۲۵	۱۲	۱	العلیہ
۳۰ و ۳۱	۲۶	۱۲	۳	العلیہ
۳۱ و ۳۲	۲۱ سالہ	۱۶	۲	العلیہ
میزان کل	۱۶۲	۶۲	۶	للعلاصہ

مفصل نقشہ یابندگان وظائف رپورٹ ہذا میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔  
تعداد مندرجہ صدر میں ہر قسم کے طلباء رپائے جاتے ہیں۔

صنعت و حرفت۔ اور ٹیٹل تعلیم سنسکرت۔ انجینیئر تعلیم نسواں  
ٹیکنیکل انجینیئر۔ اعلیٰ تعلیم داخلہ ڈیپارٹمنٹ کلاس ہائے کے طلباء کی  
درخواستوں پر خاص طور سے غور کیا گیا ہے گزشتہ دو سال میں کسی طالب علم  
میدیکل اسکول کوئی درخواست باوجود اعلان خصوصی کے فنڈ کے دفتر میں  
نہیں پہنچی۔ مندرجہ صدر صنف میں بہت کم طلبہ نے طبی ظاہری  
اس وجہ سے زیادہ تر وظائف کلج اور ہائی اسکول اور پیرائمری عتوں  
کے حصہ میں آئے۔ بموجب ریزولوشن پاس کردہ اگرہ کانفرنس تعلیم نسواں کا  
خصوصیت سے لحاظ رکھا جاتا ہے۔

برادری کے نوجوانوں میں تاریخی تحقیقات کا شوق پیدا کرنے کیلئے  
صدر بھانڈا لائی اور تقری تمغوں کے دئے جانے کے اعلان کے گئے لیکن



اس طرف بھی رجحان نہیں پایا گیا۔ صرف میرٹھ کلج کے ایک نوجوان نے  
فتانی القوم محسن برادری خانم دوراں جناب راجہ ٹکیٹ رائے صاحب نائب  
نواب صوبہ اودھ کی سوانح عمری لکھ کر ایک تقری تمغہ حاصل کیا۔  
تقسیم وظائف کے اعداد و شمار ظاہر کر رہے ہیں کہ اپکارک فنڈ اپنے  
اغراض و مقاصد کی تکمیل میں ہنوز قطعی ناکامیاب رہا ہو جس کی ذمہ داری کے  
بارگراں سے کارکنان بری نہیں ہو سکتے۔

یابندگان وظائف کی نگرانی دو سال سے اس امر کی خاص طور سے  
نگرانی کی جاتی ہے کہ جن طلباء کو فنڈ سے وظیفہ دیا جائے ان کی ترقی کے  
حالات معلوم رہیں۔ اس امر کو مد نظر رکھ کر کلج اور اسکولوں کے پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر  
صاحبان سے نتائج امتحان منگا کر ممبران کمیٹی کے ملاحظہ کو پیش کئے جاتے ہیں  
۱۹۲۹-۳۰ء میں صرف ایک طالب علم *Pre-Examination*  
میں رہا ایک کا نتیجہ معلوم نہوا۔ بقیہ طلباء علم پاس ہوئے اور سال گزشتہ مختتمہ  
۳۰ جون ۱۹۳۱ء میں۔

ایک لڑکا فیل ہوا۔  
ایک طالب علم نے دوران سال میں تسلیم بند کر دی۔  
ایک طالب علم *Compartment* میں آیا۔  
دو طلباء کے وظائف دوران سال میں بند کئے گئے۔



ایک طالب علم پرنسٹن امتحان (ڈپٹی کلکٹری میں شامل نہ ہو سکا۔  
باقی گیارہ طلباء کا میاں ہوئے۔

طریقہ تقسیم وظائف و امداد بیوگان قبل از انعقاد جلسہ ایکا رک فنڈ  
سب کمیٹی جو بالعموم ماہ جولائی و اگست میں منعقد ہوتی رہی ہے بغرض  
اگاہی عوام لیڈر جیسے مشہور اخبار میں نوٹس طلبی درخواست ہائے شائع  
ہونے کے علاوہ اصحاب برادری سے بھی طلبی درخواست ہائے کی گزارش  
کی جاتی رہی ہے۔ طلباء کی درخواست مجوزہ فارم پر جو دفتر فنڈ سے مفت  
ملتا ہوں وصول ہو کر اصحاب برادری کی تصدیق اور کالج اور اسکول کے  
ہیڈ ماسٹر صاحبان کی سفارش پر غور فرما کر تقسیم وظائف و امداد کا فیصلہ  
ہوتا رہا ہے سینئر ریپورٹ میں مستحق حاجتمندوں کو فوری امداد بغرض  
خرید کتب وغیرہ بشرط گنجائش فنڈ ملتی رہی ہے۔

مندرجہ صدر طریقہ مشتری نوٹس تقسیم وظائف زیادہ مستحسن نہ ہونے  
کی وجہ سے گزشتہ دو سال سے یہ طریقہ مسدود کر کے مطبوعہ سرکلریٹر مالک متحدہ  
اگرہ و اوڈھ۔ پنجاب۔ دہلی۔ ریاست ہائے راجپوتانہ و دکن کے اسکول اور  
کالجوں کے علاوہ ہندوستان کے مشہور کلج صنعت و حرفت میڈیکل۔  
وغیرہ وغیرہ میں بھیجے جانے کے علاوہ اکثر اصحاب برادری کی خدمت میں بھی  
روانہ کئے جاتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحبان کثیر الاشاعت رسالہ و اخبارات و شا



دہلی۔ کالیستھ کانفرنس گزٹ گوالیار بھٹناگر سماچار سنبھل۔ آفتاب فیض آباد  
بھارت دہلی۔ چھتری میرٹھ۔ رفیق پٹواریان میرٹھ۔ کالیستھ تہکاری گوالیار  
ماٹھرتھ کا اگرہ سے بلا اجرت اشاعت کی استدعا کی گئی۔

مندرجہ بالا اخبارات کے اڈیٹر ان کاتہ دل سے شاکر ہوں کہ آپ صاحبان  
نے اپنے اپنے قیمتی کالموں میں سرکلر شائع فرما کر رہن احساں بنایا۔ اور جس  
کی وجہ سے برادری کے مستحق اور احمیل ج مند طلباء کی درخواستیں ہر جگہ سے  
موصول ہوئیں۔ لیکن یہ انتشار اخبارات بھارت دہلی و رفیق پٹواریان ٹھہر کاتہ تہکاری گوالیار  
اس موقع پر مشتمری نوٹس و ظائف میں جس خلوص اور ہمدردی  
سے جناب مشتمری و استوصاحب پرنٹرنٹ گورنمنٹ لیڈر اسکول میرٹھ  
اور جناب اڈیٹر صاحب چھتری میرٹھ نے غایبانہ امداد کی اس کلمے میں آپ صاحبان  
کا بالخصوص زیر بار احساں ہوں۔ مشتمری و استوصاحب نے اپنے اسکول کے  
نوٹس داخلہ طلباء میں اپکارک فنڈ کا خصوصیت سے تذکرہ فرمایا اور نوٹس  
بہ تعداد کثیر جگہ جگہ مشتمر ہوا ہے۔

بعض اوقات مستحق غیر بھٹناگر طلباء کی درخواستیں بھی موصول ہوتی  
ہیں۔ انکو بدرجہ مجبوری اطلاع دینی پڑتی ہے کہ یہ فنڈ بھٹناگر طلباء کے  
لئے مخصوص ہے۔

انتظام و ظائف حسب ایات وھی اپکارک فنڈ سب کمیٹی ان تمام خدمات



کی انجام دہی کیلئے جو بموجب قاعدہ ۲۰۰ ضمن ۲۷ قواعد اولیٰ کارک فنڈ اس کو تفویض کئے گئے ہیں بخوشی تیار رہتی ہے۔ چنانچہ مبلغ ایک ہزار روپیہ بغرض تقسیم وظائف چند شرائط پر الیٰ کارک فنڈ کی تحویل میں آیا ہے یہ روپیہ بموجب ریزولوشن نمبر ۱۸۱۹۲۹ اگست ۱۸ء میں تفصیل کے پنجہ صدر روپیہ ایک طالب علم اور سیر کلاس روڑ کی کلج اور پنجہ صدر روپیہ ایک دوسرے طالب علم ٹیکنیکل انجنیئرنگ کلاس دیال بلغ اگرہ کو بہ تحریر اقرار نامہ ضمانت نامہ جسٹری شدہ دیا گیا ہے۔ اول الذکر وہ ممتاز طالب علم ہے جس نے گزشتہ امتحان اور سیری میں برادری کا نام روشن کیا اور زیادہ سے زیادہ جو اعزاز مل سکتا تھا وہ حاصل کیا۔ اس سے زیادہ شاندار کامیابی تاریخ قائمی انجنیئرنگ کلج روڑ کی سے اس وقت تک کسی دوسرے طالب علم کو میسر نہ آئی اس مایہ ناز فرزند قوم کی عکسی تصویر کا بلاک چند ماہ ہوئے دفتر الیٰ کارک فنڈ میں آچکا ہے لیکن مجھ کو اس امر کی بجید مسرت ہے۔ کہ میں اپنی اس رپورٹ کے ساتھ اس کی اشاعت بھی کر رہا ہوں۔

دوسرا ہونہار لڑکا اپنی کلاس کے تیسرے سال میں تعلیم پا رہا ہے۔ اس وقت تک اس کی کامیابی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ میں پر ماتما سے دست بدعا ہوں کہ جس خوشی سے عطیہ ہندہ بلا کسی شہرت نام آوری مجھ کو ایک ہزار روپیہ نقد دیا اس کو بلا میری اطلاع دئے ہوئے یہ معلوم ہو جائے کہ اس کا عطیہ ایسے



**B. ROOP KISHORE BHATNAGER,**

**AMROHA (MORADABAD)**

**APPRENTICE OVERSEER.**

**GANGES CANAL, NORTHERN DIVISION,**

**ROORKEE.**









ماہمندوں کو دیا گیا جنھوں نے اسکا استعمال بطور احسن کیا۔  
 اسی طرح کا ایک دوسرا فنڈ جناب بالورام رائے صاحب ڈپٹی کلکٹر ٹیڑھ  
 نے قائم فرمایا ہے۔ آپ کی چھ روپیہ ماہوار کی امداد کھٹناگر سبھا میٹر کی  
 سفارش پر امداد بیوگان برادری کے مساکین کو دی جاتی ہے اس مد کے  
 اعداد و شمار تفصیل امداد بیوگان و وظائف طلباء میں شامل نہیں ہیں۔  
 منسوخ رسیدات زر سنین زیر رپورٹ میں منجملہ ۹۱۱ رسیدات اجراء  
 کے صرف دو رسیدات مندرجہ ذیل جن کا مطالبہ درج آمدنی ہو چکا تھا بعدم  
 وصول مطالبہ منسوخ ہو کر آمدنی خارج از حساب کی گئی۔

(۱) رسید ۹۸ مجریہ ۵ مئی ۱۹۲۷ء موسومہ بالو بھگوت پرشاد صاحب بریلو

بیزولیشن ۷۱ پاس شدہ ۲۰ اگست ۱۹۲۷ء

(۲) رسید ۷۱ مجریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۹ء موسومہ بالو بھجے بہاری لال صاحب

بیزولیشن ۷۱ پاس شدہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء

میزان کل

دفتر الکاؤنٹنٹ رسل رسائل - تاریخ قائمی فنڈ سے ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء

تک ۲۵۲۲ چھٹی کارڈ - یاد دہانی پیکیٹ وغیرہ تفصیل ذیل جاری ہوئے

۶۱۹۲۲ ..... ۷۶۳ جنوری لغایت مارچ ۱۹۳۵ء ..... ۵۶۸

اپریل لغایت ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء ..... ۷۷ ۲۲ فروری ۱۹۳۷ء لغایت ۲۰ جون ۱۹۳۷ء ..... ۹۱



یکم جولائی ۱۹۲۸ء لغایت ۳۰ جون ۱۹۲۸ء ۳۳۳

یکم جولائی ۱۹۲۸ء لغایت ۳۰ جون ۱۹۲۹ء ۲۳۷

یکم جولائی ۱۹۲۹ء لغایت ۳۰ جون ۱۹۳۰ء ۸۵۳

یکم جولائی ۱۹۳۰ء لغایت ۳۰ جون ۱۹۳۱ء ۱۱۸۷

یکم جولائی ۱۹۳۱ء لغایت ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء ۳۱۶

میزان کل ----- ۲۲۲۵

نوٹ۔ سال گزشتہ کی رپورٹ میں ۶۶۱ چھینونکی تعداد کم درج ہوئی جس کا تاسف ہے۔

باوجود انتہائی کفایت کے اس جملہ رسل رسائل میں مبلغ مالعیہ کے ٹکٹ ڈاک صرف ہوئے اور منجملہ مالعیہ خرچہ ٹکٹ ڈاک کے مبلغ عام کے ٹکٹ ڈاک کارڈ ۳۰ نومبر ۱۹۳۱ء کو تحویل میں باقی رہے۔ سب سے زیادہ خرچہ تعدادی مبلغ ۱۹۲۲ء میں صرف ہوا۔ جس کی بڑی وجہ اجرائے دفتر و یاد دہائی ہائے عطیہ موعودہ ہے۔ دوسرے درجے پر گزشتہ سال ۱۱۸۷ چھینوں وغیرہ کے اجراء میں مالعیہ صرف ہوا۔ بقیہ چھ سال کا مجموعی صرفہ لعیہ ہوتا ہے جس کا اوسط سالانہ قریب ۱۵۰ روپیہ سال ہوتا ہے۔ اسی خرچہ ڈاک کے ٹکٹ رسیدی بھی صرف ہوتا ہے جس کی تعداد کچھ زیادہ نہیں ہے۔ گزشتہ سالانہ رپورٹ کی تحریر کے وقت مجھ کو شبہ تھا کہ دفتر سے تین چھپیاں



بیزنگ جاری ہوئیں لیکن گزشتہ جلسہ سالانہ میں بالو بلجیت سنگھ صاحب  
بی۔ اے۔ رئیس بریلی نے ایک چٹھی کے بیزنگت پہونچنے کی تصدیق فرما کر ممنون  
فرمایا۔ بقیہ دو چٹھیوں کی نسبت ہنوز بیزنگ جاری ہونے کی ندامت ہے  
چٹھی نمبر ۸۶۲، ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۹ء موسومہ بالو الشور پرنشاد صاحب لکھنؤ  
چٹھی نمبر ۳۳۷، ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء موسومہ بالو جے پرکاش اے صاحب سنبھل  
اس کے علاوہ گزشتہ دو سال میں جرتین کارڈ یاد دہانی عطیہ موعودہ کے نہ کوئی  
لفافہ یا سیٹ واپس آیا اور نہ کسی خط کے بیزنگ پہونچنے کی اطلاع موصول  
ہوئی۔ اگر آئندہ اس دفتر سے کسی صاحب کے خط میں بیزنگ خط پہونچے۔ یا  
جواب پہونچے تو از راہ کرم اس کی اطلاع بخش کر ممنون فرمائیں تاکہ مزید احتیاط

رہے۔

اگرچہ میں حاضرین کا کافی قیمتی وقت بجا صرف کر چکا ہوں تاہم سال گزشتہ  
ایک مرتبہ اور اس امر کے اظہار کی جرات کروں گا کہ ایپکارک فنڈ کے دفتر کا نظام  
قطعی ناقابل اطمینان ہے۔

سینین گزشتہ میں اس دفتر سے جس قدر خطوط روانہ ہوئے۔ بالعموم ان  
کی نہ آفس کا پی رکھی گئی نہ کسی رجسٹر چٹھیات میں درج ہوئے۔ صرف رجسٹر  
ٹکٹ ڈاک یا ڈاک ہی میں اندراج ہوا۔ اسی طرح جو چٹھیاں وصول ہوئیں  
ان کا بھی کسی رجسٹر چٹھیات میں اندراج نہیں ہوا۔ نہ کوئی رجسٹر امثلہ ہوا



سلسل بنائی جاتی ہیں۔ بالفاظ دیگر کل ریکارڈز کے ترتیب و غیر محفوظ ہے۔ ابھی چند ماہ ہوئے ایک صاحب نے بحوالہ چٹھی ہائے دفتر مذکور بابہ سال ۱۹۲۷ء و ۱۹۲۵ء دفتر فنڈ سے کچھ امور دریافت کئے لیکن آفس کاپی موجود نہ ہونے کی وجہ سے مستف سے چٹھی منگا کر امور مستفہ کا جواب دیا گیا۔

ایسی پریشانیاں موجودہ طریقہ سے کام کرنے میں ہمیشہ پیدا ہوتی رہیں گی۔ اس سے زیادہ پریشانی متعدد رجسٹر حسابات نہ رکھے جانے کی وجہ سے ہو رہی ہے۔ پبلک کی اطلاع کیلئے جب کبھی تفصیلی قسم وار آمدنی و خرچ کے نقشہ بنانے کی ضرورت ہو تو کیش بک کی ورق گردانی میں تصنیع اوقات کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے قواعد و ضوابط فنڈ ہذا کی نظر ثانی کے ساتھ متعدد رجسٹر حسابات و خط و کتابت کے نمونے بھی تجویز کئے جانے ضروری ہیں تاکہ کام بطور احسن و خوش اسلوبی چل سکے۔

اس سلسلہ میں بالودہرم نرائن صاحب ساکن بریلی کا نام نامی قابل اظہار ہو۔ آپ نے تاریخ قایمی فنڈ سے تین سال تک فنانشل سیکرٹری ایگراک فنڈ کو اپنی امداد سے رہیں احسان بنایا اور جس وقت آپ کی خدمت میں حقیقہ رقم مبلغ مالہ بطور مناوضہ حسن خدمات بخش کی گئی تو اپنی دریا دلی و فیاضی سے اس رقم کو بطور عطیہ بغرض ادائیگی وظائف طلباء و ان دیگر کارکنان کو شاکر فرمایا۔ حساب تفصیل وار میں یہ رقم برائے نام خرچ تنخواہ عملہ میں دکھائی



جا کر اسی وقت بطور عطیہ صاحب مدوح درج کر دی گئی ہے اور منجملہ دو صد روپیہ کے واقعی اخراجات تنخواہ عمل میں۔ صرف مبلغ ۱۹۲۷ء میں صرف ہوا تھا پیرا تاسب جگہ ایسے ہمدرد نوجوان پیدا کرے تو پھر الپکارک فنڈ کے لئے تقرری کلرک کا سوال ہی جاتا رہے۔

- فہرست اصحاب برادری کا اصحاب ذیل کی فیاضی اور امداد کیلئے جنکی فیاضی سے تقسیم طائف میں خاص امداد ملی اسکا رکمنان الپکارک فنڈ میں احساں ہیں آپ صاحبان کی امداد سے الپکارک فنڈ گراں بہا و طائف حاجتمندوں کو تقسیم کر سکا
- (۱) عالی جناب پیرل برہم سرور صاحب ناتن دہرم انٹر کالج لکھنؤ مالہ
  - (۲) " " بابو برج بھوشن لال صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل پٹنہ مالہ
  - (۳) " " دہرم نرائن صاحب بریلی مالہ
  - (۴) " " راج نرائن صاحب سپرنٹنڈنگ انجنیر لکھنؤ مالہ
  - (۵) " " کرتاکشن صاحب نیشنل انجنیر حصار مالہ
  - (۶) " " رگھویر سن صاحب رئیس وکیل مراد آباد مالہ
  - (۷) " " پروفیسر برج گوپال صاحب الہ آباد یونیورسٹی مالہ
  - (۸) " " بابو لالچی پرشاد صاحب شمیری دروازہ دہلی مالہ
  - (۹) " " ٹھاکر بلچندر سنگھ صاحب رئیس بھٹہ پوٹری مالہ
  - (۱۰) " " بابو جوتی سرور صاحب سب جیٹھار لکھنؤ مالہ



- (۱۱) عالی جناب بابو بلجیت سنگھ صاحب بی۔ اے رئیس بریلی ۵  
 (۱۲) ۵ ۵ ۵ رام دیال صاحب رئیس دہرہ دون ۵  
 (۱۳) ۵ ۵ رائے بہادر بابو سمیت رائے صاحب سکیرو ۵  
 (۱۴) ۵ ۵ بابو بھگوان سروپ صاحب برہم دیو شملہ ۵  
 (۱۵) ۵ ۵ ایشر پرشاد صاحب پرنٹنگ کاؤنٹ دفتر آباد مار  
 ان رقوم میں حسب ذیل بقایا ہے۔ ۱ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵

۵ ۵ ۵ ۵ ۵ ۵

بھٹناگر جہندوں کی آ بھٹناگر اپکار فنڈ کی موجودگی میں بھٹناگر جہندوں  
 امداد کے دیگر ذرائع؛ [کو حصول زر کیلئے مستغنی ہو جانا چاہئے تھا لیکن  
 فنڈ کی حالت ابھی اس قابل نہیں کہ وہ اپنے گھٹنوں پر کھڑا ہو سکے اس لئے  
 اس کا فرض ہے کہ وہ اپنے ایسے محسنوں اور مددگاروں کا شکریہ ادا کرے جو  
 اس کے ادائیگی فراغ میں مدد و معاون یا نمایاں حصہ لیتے ہیں۔

نمبر ۱۔ اس ضمن میں سب سے پہلے ہم اپنے مہربان اور فیاض گورنمنٹ کے  
 رہن احساں میں جس کی امداد کا دروازہ بلا لحاظ مذہب و ملت  
 ہر ہونہار طالب علم کیلئے کھلا ہوا ہے اور جس کی امداد سے ہمارے  
 بچے مستفیض ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

نمبر ۲۔ ممتاز اور متمول "سیتاپور کا لیتھ ٹرسٹ فنڈ" کا شکریہ ادا کرنا بھی



اخلاقی فرض ہے۔ اس مقرر فنڈ سے حاجتمند کالیتھ طلباء کو بلا تفریق فرقہ امداد دی جاتی ہے۔ بھٹناگر سماچار ماہ جنوری و فروری ۱۹۲۹ء میں ان بھٹناگر طلباء کی فہرست شائع ہوئی ہے جن کو اس فنڈ سے امداد ملی۔ میں اس فنڈ کی مطبوعہ رپورٹوں سے بھٹناگر طلباء کے نام اس وجہ سے اخذ کر سکا کہ اس میں کوئی کالم فرقہ طلباء کیلئے موجود نہ تھا۔

نمبر ۳۔ ”منشی پیارے لال ایجوکیشنل ٹرسٹ فنڈ“ سہارنپور کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا جانا لازمی ہے۔ اس فنڈ کے بانی منشی پیارے لال صاحب بھٹناگر مرحوم نے اس ٹرسٹ کی قیامی سے کوکل برادری سہارنپور و میرٹھ ڈوئیزن پر بالخصوص اور کالیتھ برادری پر بالعموم احسان کیا ہے۔ بالوجکندن لال صاحب لائف میمبر ٹرسٹ مذکور راوی ہیں کہ ۱۹۲۵ء لغایت ۱۹۳۰ء تیرہ وظائف بہ تعداد مختلف علاوہ امداد خریدنے اس فنڈ سے دیئے گئے جس میں زیادہ تعداد بھٹناگر طلباء کی ہے۔

نمبر ۴۔ رائے صاحب بالوشیو سہائے صاحب گورنمنٹ نیشنل انبالہ و پریسڈنٹ کالیتھ سبھا انبالہ کے نام نامی سے حاضرین بخوبی واقف ہیں آپ کے *Poorboys Fund* کی امداد سے بلا لحاظ ذات پات بہت سے نوجوان تکمیل تعلیم اعلیٰ سے مشرف ہو چکے ہیں اور چند گریجویٹ ہمارے بھٹناگر بھائی دکھائی دیتے ہیں۔



نمبر کارکنان کا لیٹھ پاٹھ شمالا انٹر کلج الہ آباد خاص شکریہ کے مستحق ہیں  
 جنکی امداد سے خاصی تعداد بھٹنا گر طلباء رضیاب ہوئے۔ مجھے افسوس  
 ہو کہ میں باوجود استفسار اُن بھٹنا گر طلباء کی تعداد کا اظہار کرنے  
 سے قاصر ہوں جن کو کارکنان فنڈ کی اعانت سے مالی امداد ملی۔  
 نمبر کارکنان بیوہ فنڈ لشکر گوالیار بھی قابل شکریہ ہے۔ مجھ کو افسوس ہے  
 کہ میں باوجود استفسار از فنڈ اُن بھٹنا گر بیواؤں کی تعداد بھی بتانے  
 سے قاصر ہوں جن کو اس مقرر فنڈ سے امداد ملی۔

نمبر جناب منشی بشیر دیاں سنگھ صاحب ایڈیشنل مجسٹریٹ ضلع موٹ گری  
 کی عائبانہ امداد نما کشکافہ شہر سے مستثنیٰ ہے۔ آپ نے گزشتہ ماہ میں فتر  
 فنڈ سے کچھ درخواستیں بغرض تقسیم و طائف طلب کیں اور وہ وظیفہ  
 کی ادائیگی کا ارشاد فرمایا ہے لیکن اعلان عطایگی و طائف مشروط  
 بہ تحقیقات فرید ہے۔

نمبر جناب منشی دیوان کرشن کمار صاحب رئیس بریلی و فیض مثل جناب  
 منشی بشیر دیاں سنگھ صاحب کھلا ہوا ہے لیکن آل انڈیا بھٹنا گر لپکار  
 فنڈ ابھی آپ کی معاونت کا منتظر ہے۔

نمبر بابو منوہر لال صاحب۔ یہ وہ بزرگ مستی ہیں کہ جن کی تعریف  
 جس قدر کی جائے کم ہے۔ سچ پوچھئے تو آپ برادری کی بہبودی



کے در سے اس وقت بھی ایسے ہی مضطرب تھے جب تک کہ آل انڈیا بھٹناگر  
 ایسکالر فنڈ قائم نہ ہوا تھا۔ آپ اُن چند برگزیدہ افراد میں سے ایک ہستی ہیں  
 جو قوم کیلئے مشعل ہدایت ہوتے ہیں۔ آپ کی قومی خدمت کا نرالا اندازہ تھا  
 قوم کے بچوں کو مفت تعلیم دینا آپ نے دہم قرار دے رکھا تھا۔ اکثر معزز  
 اصحاب برادری نے جناب کے روبرو زانوئے ادب طے کیا ہے جن میں ہمارے  
 معزز پریسیڈنٹ صاحب اجلاس مذاہبی شامل ہیں۔ مجھے بھی چند فزیز فخر  
 حاصل ہوا مگر افسوس کس وقت جبکہ آپ میرٹھ سے تشریف لیجانے والے  
 تھے۔ اگرچہ دستور دنیا کے مطابق نام نامی اس رپورٹ میں بغرض اظہارِ شکر  
 ضرور لکھ رہا ہوں لیکن واقعہ یہ ہے کہ "نیارم گوہر شکر تو سفتن"  
 آؤٹ حساب۔ اس فنڈ کے حسابات بتواریخ مندرجہ حاشیہ اوقات  
 مختلف ہوتے رہے ہیں۔ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء تک بتاریخ ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء  
 جانچ ہو کر صرف ایک اعتراض مشعر اس کے کہ مبلغ ماہ صیہ تحویل بلوچ کاشی  
 صاحب اڈیٹر رسالہ بھٹناگر سماچار سے طلب ہو بہنوز زیر تجویز ہے۔ اس اعتراض  
 کی اطلاع جناب اڈیٹر صاحب مدوح کو حسب ضابطہ بھیجا چکی ہے۔ اس کے  
 علاوہ جملہ حساب جانچ ہو کر صحیح متصور ہوا۔ یکم جولائی ۱۹۳۱ء تا ۳ نومبر ۱۹۳۱ء  
 قبل از منظوری رپورٹ ہذا جانچ ہو کر صحیح پایا گیا جس کی تصدیق ملاحظہ  
 کیش بک سے ہو سکتی ہے۔



۵ نومبر ۱۹۲۲ء { ۲۵ دسمبر ۱۹۲۶ء بالولتیا پیر شاد صاحب  
 ۲۵ دسمبر ۱۹۲۴ء بالورپ نرائین صاحب { ۱۰ دسمبر ۱۹۲۸ء بالورپ نرائین صاحب  
 ۱۶ اگست ۱۹۲۹ء { ۲ فروری ۱۹۳۰ء  
 جولائی ۱۹۳۰ء { ۳۱ اگست ۱۹۳۰ء  
 ۴ اپریل ۱۹۳۱ء بالوگیان شری صاحب { ۱۹ جولائی ۱۹۳۱ء بالوگیان شری صاحب  
 مارچ ۱۹۳۱ء منگالے چاہئیں

ایک آرک فنڈ کے حساب [ ۱۹۳۰ء میں انبالہ بیکانیر جھانسی دہلی بمبئی سے  
 شائع نہویں شکایت ] ایک آرک فنڈ کا حساب وقت معینہ پر شائع نہونے کی  
 شکایت موصول ہوئی کسی کارکن صدر سبھا ہند نے ان جائزہ شکایتوں پر غور  
 فرما کر فیصلہ کر دیا ہے کہ ایک آرک فنڈ کا حساب آئندہ ہر ماہ شائع کیا جائے۔ خواہ  
 کیسے ہی ضروری مضامین قابل اندراج رسالہ بھٹنا گر سماچار نظر انداز کرنے  
 پڑیں۔ امید ہے کہ اصحاب برادری کو اب آئندہ شکایت کا موقع نہ ملے گا۔  
 معذرت بہ تعمیل ریزولوشن بھٹنا گر صدر سبھا ہند بابتہ سال ۱۹۳۰ء سال  
 رپورٹ ایک آرک فنڈ بوجہ چند در چند شائع نہ ہو سکی۔ اس کا افسوس ہے۔

آخری استند { عرض نیاز عشق کے قابل نہیں رہا  
 جس دل پہ ناز تھا مجھے وہ دل نہیں رہا  
 مگر باوجود اس کے میری بے نازہ اور طویل کہانی کو جس صبر سکون سے اس



مجمع نے سماعت فرمایا اُس کے لئے میں جملہ حاضرین کا جس قدر بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ بالخصوص اُن حضرات کا شکریہ ادا کرنے کیلئے زبان اور بیان کہاں سے لاؤں جنہوں نے مجھ جیسے ہیچمدان کی وہ اعانت فرمائی کہ اس اہم فرض کو جو مجھ جیسے غیر موزوں شخص کے کندھے پر رکھ دیا گیا تھا اور جس کو میں نے صرف انہیں کی اعانت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اٹھانے کی جرات کی تھی اگرچہ پورا تو نہ کر سکا تاہم پورا کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

اس کے بعد میں جملہ حضرات کی توجہ اس فنڈ کی مالی مشکلات پر دلائل لگا دیا کہ ہرمن کے ماتحت میں عرض کر چکا ہوں۔ کوئی بھی شعبہ ایسا نہیں جس کی آمدنی طمانیت بخش ہو پھر کام چلے تو کیسے چلے۔ پرانا تا کرے میری ناامیدانہ تصویر میری عمر کا تقاضہ اور فریب تصور ثابت ہو مگر مجھے اندیشہ ہے کہ اس رفتار پر تو فنڈ کا چلنا دشواری نہیں بلکہ ناممکن ہے۔

تاہم اس ہرزہ سرائی سے میرا یہ مقصود نہیں کہ خدا نخواستہ ایسی نذر اہل دل قوم اس معمولی سے فنڈ کو چلانے سے قاصر ہو۔ دراصل ایک ذرا سی بھی نظر لطف ہو جائے تو ایسے جیسے چند فنڈ چل سکتی ہیں مگر اس کیلئے پہلے دل گداختہ پیدا کرے کوئی

الوداع۔ الوداع

جگموہن لال سکریٹری



اب میں ایک مختصر نظم پڑھ کر اسی رپورٹ کو ختم کرتا ہوں۔



کرن کہانی یہی ہماری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
شرن ہو اب تو پرکھو تمھاری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
نہ راج ہی ہو نہ سلج ہی ہو	نہ پہلے جیسا سلج ہی ہو
نہ سیش ہیں وہ محل اناری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
نہ رانیاں ہیں داس داسی	سودیں چھوٹا بنے پر باسی
نہ صورتیں ہیں وہ پیاری ساری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
جو کھل رہے تھے جو کھولتے تھے	پر کھل بلوہین جھومتے تھے
چلی ہو کس لے پہ لوں لٹاری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
کسی کا ایسا نہ بھاگ کھوٹے	نہ آپد اکا پاساڑ لٹوٹے
بہیں نہ راج سے یوں بھکاری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے
ہر ابھرا تھا جو اپنا نندن	سگندہ دیتا تھا جسمیں خندین
وہاں بہکتی دوا دو کھاری	سے سہاؤن بگڑ گیا ہے

مرآل

(ماخوذ)



## ضمناً

بالآخر ضمناً یہ اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس رپورٹ کو پریس میں دینے سے قبل میں نے جناب شوق صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ بالخصوص اس وجہ سے کہ جناب مدوح کی رپورٹوں پر جو وقت منصبیہ کے متعلق لگتی رہی ہیں ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی ظاہر ہو سکتا ہے کہ جناب کا طرزِ بیاں دلکش انداز اور واقعات کے اظہار کا طریقہ جناب کا جناب کے ہی لئے مخصوص ہے اور مجھ جیسے مبتدی کیلئے تو ایسی رپورٹیں استاد کا کام دیتی ہیں۔ نیز جناب مدوح محض خشک ادیب اور معاملہ فہم ہی نہیں بلکہ اسوہ اخلاق ہیں۔ اس سے زیادہ اور کیا ہو گا کہ جناب اس پیرائے سالی۔ دل شکستگی اور چند در چند مشغولیتوں کے باوجود میری اس بے ربط و طویل عبارت پر نظر ثانی فرما سکے۔ اور ایک فقرہ کو کنایت نامناسب تصور فرما کر مجھے میری لغزش سے آگاہ فرمایا جس کیلئے میں تہ دل سے شاکر ہوں۔ اور وہ نامناسب فقرہ رپورٹ سے نکال دیا گیا ہے

وہ الطاف نامہ بھی جو جناب نے اس بارے میں مجھے بھیجا ہے تبرکاً درج

ذیل کرتا ہوں۔

مخدومی و محترمی۔ تسلیم۔

باوصف امراض و افکار میں نے رپورٹ کو شروع سے آخر تک پڑھا



ماشا اللہ یہ نہایت قابلیت و جامعیت سے مدون کی گئی ہے۔ ۶

اللہ کرے حسن رقم اور زیادہ

ایسے سہل و ممتع عبارت میں کچھ بنانا حقیقتاً اسکول بگاڑنا ہے کہیں کہیں  
جولانی قلم سے منشیانہ غلطی ہو گئی تھی وہ درست کر دی گئی ہے۔ رپورٹ میں  
جن اصحاب کرام کا شکریہ ادا کیا گیا وہ سب اس کے مستحق تھے۔ اچھا ہوا کہ  
"حق بحق دار رسید" مگر خاکسار شوق کی نسبت جو کچھ حوالہ قلم ہوا اس کو قدر  
وغرت افزائی کے سوا اور کیا سمجھوں۔

صفحہ ۳۔ پر سلطنت اسلامی کے متعلق ایک فقرہ اپنی مختصر دامن  
میں طواری شکایت لئے ہوئے ہے۔ ایسی رپورٹ میں جو پھولوں میں تولنے کے  
قابل ہو ایک بھی کھٹکتے ہوئے کانٹے کا رہنا کچھ خوشگوار معلوم نہیں ہوتا۔  
وہ خوش نصیب جماعت جو بالوراج نراین صاحب بہادر سپرنٹنڈنٹ انجینئر  
محکمہ انہار حبیبہ وسیع المشرب۔ عالی ہمت۔ بلند نظر ارکان پر مشتمل ہو۔ اس  
کے ہر فرد سے علوئے حوصلہ کی توقع رکھنا خلاف عقل نہیں۔

والتسلیم العاصی

محمد حسین زیدی

۲۱ جنوری ۱۹۳۱ء



## ضمیمہ

نمبر ۱۔ قواعد و ضوابط بنظر تخفیف ضحامت رپورٹ ہذا نظر انداز کیا گیا  
جداگانہ طبع کر اگر ہمراہ رسالہ بھٹناگر سماچار اصحاب برادری کی خدمت میں  
ارسال ہو چکا ہو اور ناظرین دفتر فنڈ ہذا سے مفت حاصل کر سکتے ہیں۔

نمبر ۲۔ فہرست عمدہ داران و میمبران سب کمیٹی آل انڈیا بھٹناگر  
اپکارک فنڈ من ابتداء دسمبر ۱۹۲۳ء لغایتہ اجلاس خیم بھٹناگر کانفرنس

تاریخ انتخاب ۱۹۲۳ء  
(۱) بھٹناگر کانفرنس سکندر آباد۔ (۱) عالیجناب کے بہا بالو انبا پرشاد صاحب۔ وائس پریزیڈنٹ

(۲) بالو لجیت سنگھ صاحب بی آر ٹیس بریلی فٹنل سکریٹری

(۳) پروفیسر گلشن رائے صاحبی آ۔ لاہور۔ میمبر

(۴) بالو بدی کشن صاحب وکیل آگرہ۔ میمبر

(۲) بھٹناگر کانفرنس آگرہ۔ (۱) عالیجناب کے بہادر بالو انبا پرشاد صاحب۔ وائس پریزیڈنٹ

اپریل ۲۵ء (۲) بالو لجیت سنگھ صاحب بی آر ٹیس بریلی۔ فٹنل سکریٹری

(۳) بالو لاجی پرشاد صاحب اکاؤنٹنٹ دہلی۔ میمبر

(۴) بالو لکھن صاحب وکیل آگرہ

(۵) پروفیسر گلشن رائے صاحبی آ۔ لاہور



(۳) بھٹناگر کانفرنس لاہور۔ (۱) بالو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی۔ وائس پریذیڈنٹ

دسمبر ۱۹۲۶ء

(۲) بالو موہنی سرچ صاحب رئیس سکندر آباد فنانشل سیکریٹری

(۳) بالو جتین سرچ صاحب رئیس سکندر آباد میمبر

(۱) بالو بدری پشاد صاحب رئیس میرٹھ وائس پریذیڈنٹ

(۴) بھٹناگر صدر بھانند

۲۶

(۲) بالو موہنی سرچ صاحب رئیس سکندر آباد فنانشل سیکریٹری

(۳) بالو ماد ہو سرچ صاحب مختار سہارنپور میمبر

(۴) بالو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی

(۵) بھٹناگر صدر بھانند (۱) بالو بدری پشاد صاحب رئیس میرٹھ (گوبند بھون) وائس پریذیڈنٹ

۲۹

(۲) بالو موہنی سرچ صاحب رئیس سکندر آباد فنانشل سیکریٹری

(۳) بالو بلجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس بریلی میمبر

(۱) بالو بدری پشاد صاحب رئیس گوبند بھون میرٹھ وائس پریذیڈنٹ

(۶) بھٹناگر صدر بھانند

۲۹ اگست

(۲) جگموہن لال میرٹھ فنانشل سیکریٹری

(۳) بالو موہنی سرچ صاحب رئیس سکندر آباد میمبر

(۴) بالو بھگونت کشور صاحب بی اے ایڈیٹر اوشادہلی

(۵) بالو برہم سرچ صاحب پرنسپل

(۱) بالو بدری پشاد صاحب رئیس گوبند بھون میرٹھ وائس پریذیڈنٹ

(۷) بھٹناگر صدر بھانند

۱۹۳۰ اگست

(۲) جگموہن لال میرٹھ فنانشل سیکریٹری



(۳۴) یالو موہنی سرپ صاحب رئیس سکندر آباد۔

(۵) بالو بجیت سنگہ صاحب بی اے رئیس بریلی.

(۵) بالوجہیت سند صاحبی کے زیر پروری  
ضمیمہ نمبر ۳۔ رپورٹ الیکٹریک فنڈ۔ سنہ ۱۹۶۱ء میں مختلف مقامات

مندرجہ ذیل پرائیکٹرز فنڈ سی کمیٹی کے ۱۳ جلسہ منعقد ہوئے جس میں سے ۵ جلسہ  
نہایت ناشر۔ اگرہ سکندر آباد دہلی خورجہ ۲۴ء و ۲۵ء میں بہ وجہ کمی کو رم معرض التوا  
میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک جلسہ کانوٹس وجہ عدم ضرورت جلسہ منسوخ کر دیا گیا۔ البقیہ آٹھ

جلسوں میں علاوہ میزبان کمیٹی دیگر معزز عہداران نے بھی شرکت فرمائی  
نمبر شمار مقام جلسہ تاریخ تعداد حاضرین تعداد کوم کیفیت

[illegible]



نمبر شمار	تقا جلہ	تاریخ	تعداد حاضریں	تعداد کوم	کیفیت
۱۳	لکھنؤ	۳۱ ستمبر ۱۹۲۳ء	۴	۳	کے علاوہ بالوشم جو دیال سنگھ صاحب منصف میرٹھ نے بھی اپنی مفید مشورے سے ممنون فرمایا
۱۴	میرٹھ	۸ اگست ۱۹۲۳ء	۰	۰	جناب پریسڈنٹ صاحب صدر سبھا ہند نے بھی شرکتی نوش جلسہ منسوخ کیا گیا۔

اگرہ	سکند آباد	دہلی	خوجہ	میرٹھ	بریلی	لکھنؤ	التوار	کل
۲	۲	۴	۱	۲	۱	۱	۱	۱۲

ضمیمہ نمبر ۲ جمع خرچ سالانہ آل انڈیا اپکار فنڈ میں ابتداء ۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء

سال	بقایا گزشتہ	آمدنی	میزان کل	خرچ	بقایا
۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۳ء	۱۹۲۳ء
۱۹۲۵ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۵ء	۱۹۲۵ء
۱۹۲۶ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۶ء	۱۹۲۶ء
۱۹۲۷ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۷ء	۱۹۲۷ء
۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء	۱۹۲۸ء
۱۹۲۹ء	۱۹۲۹ء	۱۹۲۹ء	۱۹۲۹ء	۱۹۲۹ء	۱۹۲۹ء
یکم جنوری ۱۹۳۰ء تا ۳۱ جون ۱۹۳۰ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۰ء	۱۹۳۰ء
یکم جولائی ۱۹۳۰ء تا ۳۱ جون ۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء
یکم جولائی ۱۹۳۱ء تا ۳۱ نومبر ۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء	۱۹۳۱ء

بذریعہ حساب ۱۱ کافوق جب تک کہ ۳۱/۳۰/۳۱ فروری ۱۹۳۲ء مرسلہ بالوبریم سرپرچا کی فیس ٹکاوٹ کے عدم اندراج کی وجہ سے ۵۱



# ضمیمہ ۳ گوشوارہ آمدنی آل انڈیا بھٹناگر اپکار فر

سال	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۶۲۳ ۲۹ دسمبر تا ۳۱ دسمبر	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف
۶۲۵ یکم جنوری تا دسمبر										
۶۲۶										
۶۲۷										
۶۲۸										
۶۲۹										
۶۳۰ یکم جنوری تا ۳۱ جون										
۶۳۰ یکم جولائی تا ۳۱ جون										
۶۳۱ یکم جولائی تا ۳۱ نومبر										
میزان	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف	معاف

× جی لپتہ - ٹائپ رائٹر سے دیگر سے = ۱۲

× × ×



ضمیمہ ۲  
گوشتوارہ آمدنی آں اندیا بھناگر الیکٹریک فرسٹ ٹرمن ابتدائے ۲۹ و ستمبر ۱۹۳۳ء (تاکم فنیٹ) الخانیہ بمبئی ۱۹۳۱ء

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵					

۴۴۴

۱۳۰۸



ضمیمہ ۲  
گوشوارہ و تاریخ آل انڈیا جتنا اگر الیکٹران فیزکس میں ابتدائے تاریخ ۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء (۱۹۱۱ء) تک (۱۹۳۱ء) تک

[illegible]

مجموعہ وظیفہ مالدارانہ صاحب ۵۵۔

چھ چھائی حسابات الکھارک نمونہ نمونہ جو پھل ارا سا ایا وے اور چھائی ارا ایا ایا کھارکائی کھار =  $\frac{1}{100}$



امانت میعاد می یکسال لغایت ۱۰ جولائی ۱۳۲۲ء

امانت میعاد می ۳۱ مارچ ۱۳۲۲ء  
بدست بابو جے پرکاش رائے ایڈیٹر سماچار  
بدست فنانشل سکریٹری  
فلوٹنگ کاونٹ  
میزان کل  
معاملات کے

یا فتنی بھٹناگر صدر بھانند  
منجملہ عطیہ بالورام رائے صاحب پٹی کلکٹر میرٹھ جو حسب ہدایت بھٹناگر بھائی فرج ہو سکتا ہے  
سرایت نقل فلت  
سرایت جو شرح کیا جاسکتا ہے

میزان کل  
معاملات کے

### ضمیمہ نمبر ۴

فہرست اصحاب عطیہ ہندوگان مبلغ ایک صد روپیہ میں ابتدائے (فائی)

۲۹ دسمبر ۱۹۲۳ء لغایت ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء

- |    |   |     |   |
|----|---|-----|---|
| ۱۔ | بنتی کندر صاحب سکندر آباد                             | ۵۔  | ڈاکٹر شمشویر صاحب سکندر آباد            |
| ۲۔ | گننام از میرٹھ  | ۱۰۔ | بابو جھوش لال صاحب پوسٹ سٹیشن           |
| ۳۔ | استقبالہ کیشی کانفرنس سکندر آباد                      | ۱۱۔ | جگموہن لال بھاٹ وارہ میرٹھ              |
| ۴۔ | رائی بہادر بابو سمیت صاحب منٹو                        | ۱۲۔ | بابو دہرم نرائن صاحب قلعہ بریلی         |
| ۵۔ | آر۔ ڈی کلب شملہ دہلی                                  | ۱۳۔ | بابو گوبیندر نرائن صاحب میل مراد آباد   |
| ۶۔ | بابو جیت سنگھ صاحب قلعہ بریلی                         | ۱۴۔ | بابو راج نرائن صاحب نندناک انجیر دارکنا |
| ۷۔ | بابو جوتی سرپ صاحب اپیشل میٹریٹ                       | ۱۵۔ | بابو کرشن گوال صاحب ناظم جیندھ          |
| ۸۔ | صاحبزادی جناب بابو راج نرائن صاحب نندناک انجیر دارکنا | ۱۶۔ | بابو انور شاہ صاحب نندناک انجیر دارکنا  |



- ۱۷۔ بالو کرناکشن صاحب پشیرا خنجر حصار ماسہ  
 ۱۸۔ بالو برہم صاحب ایم اے پریل علیگرہ ماسہ  
 ۱۹۔ بالو لاجپتی صاحب اکاؤنٹنٹ مشن کلکتہ ماسہ  
 ۲۰۔ بالو بلاتی صاحب پشیرا اسلام نگر ماسہ  
 ۲۱۔ بالو آنند صاحب مختار روڑکی ماسہ  
 ۲۲۔ بالو منموہن لال صاحب آنریری محکمہ سکندر آباد ماسہ  
 ۲۳۔ بالو اجیشو صاحب منڈیاری بھنبہ پوری ماسہ  
 ۲۴۔ میسٹر دیپال صاحب ہارنپور ماسہ  
 ۲۵۔ بالو امیشو صاحب کچری گھاٹ اگرہ ماسہ  
 ۲۶۔ جاناہ الدہ مختار خاں بالو راج نرائن ماسہ  
 ۲۷۔ صاحب پشیرا خنجر لکھنؤ ماسہ  
 ۲۸۔ دھرم تنی بالو شہر صاحب آنریری محکمہ سکندر آباد ماسہ  
 ۲۹۔ میسرس شنکر لال برادر س لاہور ماسہ  
 ۳۰۔ گمنام از میرٹھ ماسہ  
 ۳۱۔ گمنام از میرٹھ ماسہ  
 ۳۲۔ پرنسپل جگوبال صاحب الہ آباد ماسہ  
 ۳۳۔ بالو ہزاری لال صاحب پشیرا خنجر آفس کنٹرول آف میٹری اکاؤنٹ اولڈ پٹی ماسہ  
 بتاریخ ۲۴ فروری ۱۹۳۲ء وصول ہوا۔

بج. (صف ۵) منجملہ ماسہ کے مبلغ ماسہ وقت انعقاد بھٹنا اگر کالفرینس لکھنؤ عطا ہوا۔  
 نوٹ مفصل فہرست وصولیاتی بقایا جگہ شائع ہو چکی ہے نیز ناظرین دفتر قسط سے مفت طلب فرما سکتے ہیں۔

## ضمیمہ ۲ وصولیاتی فہرست و وصول چند اپکار کنندہ من ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء لغایت ۳۱ دسمبر ۱۹۳۲ء

صوبہ اگرہ		ایٹھ		بہادر آباد	
اترولی	۴	اسلام نگر	۵	پیلی بھیت	۶
اچنہ	۷	اگرہ	۸	جوالا پور	۹
اعظم گڑھ	۱۰	الہ آباد	۱۱	جھانسی	۱۲
انوان پور	۱۳	امروہہ	۱۴	خورجہ	۱۵



دھام پور	منظفنگر	جگادھری	پٹیالہ
دھونکیلی	منگلور	حصار	پونڈری
دیال بلع	میٹھ	رتھک	جودھ پور
ڈبائی	نجیب آباد	ریواری	جیندھ
ڈیرہ دون	نگینہ	سیال کوٹ	جے پور
روڑکی	مینان	شملہ	دھولپور
سکندر آباد	اودھ	فیروز پور	ڈاسنہ
سنجھل	اناؤ	کرناٹ	رام پور
سورون	بلرام پور	کیتھل	سمانہ
سہارنپور	بھٹہ پوری	لاہور	سنگرور
شکوہ آباد	فیض آباد	لال پور	کوٹہ
فتحگڑھ	کھنڑی	مونٹگری	گوالیار
فیروز آباد	گوٹا	ہوشیار پور	مینان
کاشی پور	لکھنؤ	مینان	اجمیر و میسراڑہ
کانپور	ہردوی	ولسی پاتھن	اجمیر
کانٹھ	مینان	شمالی ہند کی	باندی گوی
کندرکھی	پنجاب		مینان
کیرانہ	انبالہ	اوچین	مالک متوسط
گنوان	بھٹنڈہ	بوندی	جبل پور
متھرا	بھوانی	بھرتور	ریاست جنوبی ہند
مراد آباد	جالندھر	بیکانیر	حیدر آباد کن



بنگال بہار اڑیسہ	ضمیمہ نمبر ۴	ضمیمہ نمبر ۲
پٹنہ	دوسو روپے سے زائد	صوبہ وار وصولات
درجننگا	چندہ دینے والے	صوبہ آگرہ
میران	مقامات	صوبہ اودھ
صوبہ دہلی	سکندر آباد	صوبہ پنجاب
دہلی	میٹھ	ریاست شمالی ہند
مختلف	دہلی	اجمیر و وارہ
استقبالیہ کمیٹی سکندر آباد	لکھنؤ	ممالک متوسط
متفرقات	بریلی	جنوبی ہندوستان ریاست ریگدو
وہی و ظائف تکمیل تعلیم	سنگرور	بنگال بہار اڑیسہ
سودا مانت ہائے	مراد آباد	صوبہ دہلی
میران	آگرہ	متفرقات
میران کل آمدنی	پٹنہ	میران کل

**اوشا**۔ ہندی زبان کا بہترین ماہوار رسالہ۔ زیر ادارت بالو بھگونت کشور صاحب  
 بی اے ایل ٹی ٹک گلی دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ قوم کا سچا ترجمان۔ مفید معلومات کا  
 بیش قیمت ذخیرہ۔ قوم میں بیداری پیدا کرنے والا تعلیم نسواں کا زبردست حامی اور  
 مذہب و رسوم کا بیج کن۔ نوجوانوں کو قومی ہمدردی کی رہنمائی کر رہا ہے۔ باوجود ان تمام  
 خوبیوں کے بالخصوص اور ضخیم قیمت صرف دو روپیہ آٹھ آنہ سالانہ۔  
 نمونہ مندرجہ صدر پتہ سے منگا کر ملاحظہ فرمائیے۔



# ضمیمہ نمبر ۲ - وہ اشخاص جن میں جو ان میں سے ایک ایک کا ذکر ہے امدادی گری یا ۳۳ جون تک امدادی جائے گی

نمبر	نام جس کو امدادی گری	سکونت	وجہ مدد	سلسلہ تفصیل	سلسلہ بابت	سلسلہ نیشنل	انٹیمٹ سیکرٹری	جائزہ یا جائزہ قیام	کیفیت
۱	سماۃ شہید لوی زو جہتی زہد شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۲	سماۃ لہری زو جہتی زہد شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۳	دھرم پور ناگتہ خلف شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۴	شیو نند لال لال شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۵	سین کورن تھانے لال شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۶	مسماۃ چھٹو	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۷	شانتی سرورپ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۸	سکندر مرپ لال شہزادہ	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۹	روپتہ دروہ جانی پور	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں
۱۰	سوریش لوی دھرم پور	بریلی	بیروہ	سار	۵	سار	سار	بریلی محلہ جہان پور	مدد لہجہ میری خدمت میں



عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الوهاب

دست خط از حضرت امام جواد علیه السلام

منور ملازم نہیں ہوا ہے۔

باب دوم در افادہ کتب از زمین معنی

گورنمنٹ آرٹس کالج

خواجه طریح  
میں بیٹھ کر دیر دیاں لایا  
انہر کا کچر نہیں آبا د  
سکندر آبا د محمد کا لیستہ ات  
پورہ اچا رحان میرٹھ  
ہاں آسول لکھا وئی لکھ شہر

الایا و بنویشی کلج

॥

۱۰۰

[illegible][illegible][illegible][illegible]

برگم دیال  
۱۱  
داسگو پال پشتری چنی لال  
۱۲  
شانتی دیوی ختر بابا لال سنگدروما  
۱۳  
چھیل بہاری لال  
۱۴  
رادھے شالم پشتری سمیت لال  
۱۵

۱۶ اندر پشاد ولد منشی کا متا میر شاد  
۱۷ کریم سہاوی ولد پو محمد حسن سہاوی  
۱۸ منشی محمد علی ولد بابا صالح محمد علی  
۱۹ کریم پوری زویہ محمد علی میر شاد  
۲۰ امین کنور زویہ منشی بہن لال  
۲۱ شانتی محمد علی منشی ادا علی لال

۲۲ | بانک الابرار مفتی ابو الکلام محمد  
۳۳ | بیادامہ باور















## بھٹنا گرو صہ سبھا ہند

بھٹنا گرجا میں لگا ہونے والی ایک وادی پیدا کرنے والی مالی مجلسی علمی اقتصادی ترقی و بہتر کے حقوق کی حفاظت کیلئے بزرگان و نوجوانان قوم نے یہ سوسائٹی ۱۹۲۳ء میں برہمنوں کے اہل اس آل انڈیا بھٹنا گرو کالفرس بمقام ملی قائم کی اور اس کی باقاعدہ جبری کرادی گئی جس سے یہ جماعت اپنے فرائض نہایت خوبی سے انجام دے رہی ہے۔ بھٹنا گرو کپارک فنڈ قائم کر کے اس نے جو نہایت مفید عملی کام کیا وہ ہر طرح قابل داد ہے گو کپارک فنڈ میں اتنا سرمایہ جمع نہیں ہوا کہ جو توقع کی جاتی تھی مگر جو کچھ بھی ہوا وہ ہر طرح حوصلہ بخش و امید افزا ہے۔ اس فنڈ سے غریب طلبہ و نادار بوائوں کو جو امداد ملی ہے وہ پوشیدہ نہیں۔ بابو جگموہن لال صاحب فنانشل سیکرٹری نے جس محنت عرق ریزی و دلچسپی سے اس فنڈ کا کام کیا اور کر رہے ہیں ہر طرح قابل ستائش ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ یہ فنڈ جلد ترقی کر کے بھٹنا گرجا کی کامیاب ناز بھائی بھٹنا گرو سماچار اخبار جاری کر کے اشاعت کا نہایت مفید کام کیا۔ یہ کثیر الاشاعت ہرگز نہیں چھوڑے نہ صرف بھٹنا گرجا میں بلکہ کل کا ایسے قوم میں بکثرت سبھا بواہ بھان شائع کر کے ایک بڑی ضرورت کو پورا کیا۔ سلسلہ امتحانات جاری کر کے قوم کے بچوں کی دھارمک تعلیم میں بڑی امداد کی۔ آج کل بے روزگاری و مالی کشمکش آئندہ بہبودی کو مدنظر رکھ کر صنعت و حرفت و کارخانہ جات کے متعلق بہت اسکیمیں پیش ہیں جن پر معزز اصحاب قوم کی ایک سب کمیٹی مقرر ہے جو غور فرما رہی ہے اور جلد کوئی اسکیم قوم کے روبرو پیش کی جائیگی جو قوم کی آئندہ مالی حالت کے سدھار کا باعث ہوگی مگر یہ کام اس وقت تک مکمل ہو سکتے ہیں جب بھٹنا گرجا کی کار فرما اس جماعت کا میمبر ہوتا کہ ان کے پیش رفتی خیالات سے قوم فائدہ اٹھا سکے اور سبھا کے پاس بھی ایسا سرمایہ ہو جائے کہ وہ مجوزہ اسکیموں کو عمل میں لاسکے امید کی جاتی ہے کہ قوم کے جملہ اصحاب صدر سبھا ہند کے میمبر بنیں گے۔ اس بابے میں جملہ خط و کتابت بابو بھگونت کشوری آیل ٹی ایڈیٹر اور شاہ ملک گلی دہلی و جیل سکریٹری صہ سبھا ہند سے یا ڈیٹر بھٹنا گرو سماچار سے کرنا چاہئے جو ہر وقت ہر قسم کی اطلاع ہم پہنچائیں گے۔



# مُربیانِ فنڈ

- (۱) عالی جناب نشی مکند سرپر صاحب رئیس سکندر آباد ضلع میرٹھ  
(۲) عالی جناب رائے بہادر نشی سمپت رائے صاحب ڈپٹی کمشنر (پیشہ) ریاست نگر و جلال آباد (میرٹھ)

## عہدہ داران

- منتخب بہ موقع آل انڈیا بھٹنا گرانٹس کمیٹی  
(۱) عالی جناب بوجی بھوشن لال صاحب بی اے ڈپٹی پوسٹ ماسٹر جنرل ٹپہ (بہار)  
(۲) عالی جناب بالو جوتی سرپر صاحب سابق منیجر ریاست لنڈھورا رئیس سہانپور

## ممبران

- (۱) عالی جناب بوجی سرپر صاحب ایم اے پرنسپل دہرم سراج کالج علی گڑھ و سابق پرنسپل بھٹنا گرانٹ کمیٹی  
صدر بھانند

- (۲) عالی جناب بالو کاکا پشاد صاحب بھٹنا گرانٹ پروفیسر دیانند سنگھ ویدک کالج کانپور  
(۳) عالی جناب بوجی سرپر صاحب ایم اے ایل ایل ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ نارمل سکول لکھنؤ  
(۴) عالی جناب بولجیت سنگھ صاحب بی اے رئیس قلعہ بریلی  
(۵) عالی جناب بالو لاجی پشاد صاحب بھٹنا گرانٹ سہلٹن روڈ کشمیری دروازہ دہلی  
(۶) جگمہن لال میرٹھ فنانشل سکریٹری

## (۷) اسپیرل بنک آف انڈیا (خراجی)

نوٹ:- فنڈ نامہ ہوا مفصل حسابات بھٹنا گرانٹ کے ہر خزانہ دار قوم کا لیٹھ کے کثیر الاشاعت رسالہ بھٹنا گرانٹ میں شائع ہوتے ہیں جو زیر ادارت عالی جناب بالو جے پرکاش رائے صاحب بی اے ایل ایل بی و نیوکل کمشنر سنبھل (مراد آباد) شائع ہوتا ہے اور سیمبرن بھٹنا گرانٹ صدر بھانند کی خدمت میں بلا قیمت پیش کیا جاتا ہے۔ عام شایقین سے قیمت برائے نام صرف ایک روپیہ سالانہ۔



## رباعی

امداد ہو بے طلبتہ، خیر کی راہ  
بیواؤں یتیموں کے بنیں لشت پناہ  
اگر مکر جائیں جو وعدہ کر کے  
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

## بقلم قادر القلم

بی بی سی بھٹناگر سحر عشق آبادی

لوگڑہ میٹھ

---

مطبوعہ

باہتمام لالہ رام ناتھ پرنٹر جاسکر پریس میٹھ







